للہ پیشگی | دوا بینی ـ شفا بینی غرض دارالامان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۸ | چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | مع ضمیمہ درس قرآن مجید

نمبر ۳۶ و ۳۷ | مورخہ ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ جولائی سنہ ۹ مطابق ۲۵ ہاڑ سمت ۶۶ | جلد ۸

دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

رّدِ شیعہ

سوال اوّل ـ لا یزال ھذا الدین قائماً حتیٰ یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ بارہ خلفاء ہوں گے جو اہل سنت کے نزدیک سنہ ۹۹ھ تک ہو چکے ہیں۔ چونکہ ان کے بعد دین کو زوال ہے اسلئے ان کے بعد جو مدعیان اسلام ہوئے ان کا شمار کس دین میں ہوگا۔ شیعہ تو کہتے ہیں گیارہ ہو چکے بارہواں امام مہدی ہے ان پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا۔

جواب ـ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے سبب صحابہ کرام کو بہت کثرت سے انعامات ملے اور کثرت سے نبی کریم نے ان کو بشارتیں بھی دیں جو اکثر نبی کریم کے عہد مبارک میں پوری ہوئیں اور حضور کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد پوری ہوتی گئیں اور رہینگی۔ منجملہ ان کے ایک یہ پیشگوئی بھی ہے۔ لا یزال ھذا الدین قائماً حتیٰ یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلھم تجتمع علیہ الامۃ ـ یعنے ہمیشہ یہ اسلام قائم رہیگا۔ یہاں تک کہ تمپر بارہ خلیفے بھی ہوں گے۔ ہر ایک پر امت محمدیہ کا اتفاق ہوگا اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اسلام کا وجود انہی بارہ خلفاء سے وابستہ رہیگا بلکہ یہ معلوم ہوا کہ بارہ امرا قریش کے بڑے ذی رعب اور عظیم الشان شوکت والے ہوں گے اور ان کے عہد خلافت میں اسلام خوب محکم اور قوی رہیگا۔ الحمد للہ کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور بارہ خلفاء حدیث کے مطابق گذر چکے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔ حضرت ابوبکر ـ عمر فاروق ـ عثمان ذوالنورین ـ حضرت علی ـ حضرت امام حسن ـ حضرت معاویہ ـ عبد الملک ـ ولید بن عبد الملک ـ سلیمان ـ عمر بن عبد العزیز ـ یزید بن عبد الملک ـ ہشام ان خلفاء کے عہد میں کسی بیرونی قوم کو اسلام کے مقابلہ پر جرأت نہیں ہو سکی اور اسلام خوب عزت سے پھیلتا رہا۔

یہ یاد رکھیں کہ حدیث میں یہ لفظ ہرگز نہیں کہ بارہ خلفاء قیامت تک رہیں گے اگر یہ نہ ہوئے تو دین نابود ہو جائیگا خدا نے اسلام سے وعدہ کیا ہے کہ ہر صدی پر ایک مجدد مبعوث ہوگا جو اسلام کی روشنی کو نئے سرے سے فروغ دیتا رہیگا۔ ان بارہ مذکورہ خلفاء کے بغیر بھی اسلام کے کثرت سے خادم ہو گذرے ہیں۔ خلفاء عباسیہ سے بعض کا زمانہ سب کے واسطے ایام بہار گذرا ہے۔ کیا ہند کیا خراسان کیا روم سب ان کے احسانات کو محسوس کرتے ہیں انہیں کے زمانہ میں مدارس تیار ہوئے۔ علماء ـ فضلاء ـ فقہاء ـ شعراء ـ مورخین ـ ادیبوں ـ حکیموں ـ اہل فن و ہنر کے مجامع بنے یہ ترقیات اسلام میں پہلے کب تھیں ان کے زمانہ میں اسلام دور دراز آفاق میں چمک دمک دکھاتا رہا۔

اسلام کا وجود کسی انسان کی زندگی سے وابستہ نہیں ہر زمانہ میں ایک زبردست قوم کو خدا پیدا کر دیتا ہے۔ جو حق کے اظہار میں لومۃ لائم کی کوئی پرواہ نہیں کرتی پس آقا کا ایک خادم غائب ہوا تو دوسرا دست بستہ خدمت میں حاضر ہے شیعہ قوم جو ۱۱ خلیفے گذرے ہوئے بتاتی ہے ان کی حکومت کا اثر اسلام کی سب قوموں پر نہیں ہوا۔ حدیث میں تو تجتمع علیہ الامۃ کا لفظ ہے۔

سوال دوم ـ خلافت ـ نیابت ـ امامت بحق اشخاص فاسق و فاجر عود کر سکتی ہے یا نہیں اگر نہیں تو یزید ـ ہشام ـ عبد الملک ولید کیسے خلیفہ ہوئے جن کے مطاعن و عیوب ظاہر ہیں۔

جواب ـ کسی کے فاسق و فاجر کہنے سے کوئی شخص فاسق و فاجر نہیں ہو سکتا۔ عبد الملک پر طعن کرنا غلطی ہے وہ اسلام کے ایک خادم خلیفہ گذرے ہیں ان کے محاسن بیان کرنے کا یہ موقعہ نہیں۔ سلطنت کے انتظام کی وجہ کسی کو کوئی بات کہی گئی تو اس نے اپنی ناراضگی ظاہر کر دی تو کیا ہوا بادشاہ کی بات ماننی سب پر لازمی ہے ہاں اگر شرع کے خلاف ہو تو شاہ اسلام کے آگے ادب سے مسئلہ پیش کرے بادشاہ کے موہنہ چڑھ کر اور سختی سے کلام کرنے کو اسلامی شریعت نے بہت برا جانا ہے۔ طعن دہندوں نے خلفاء اربعہ پر بھی خوب تیر برسائے ہیں مگر ایک انصاف پسند ان کو محاسن کو اظہر من الشمس معلوم کر سکتا ہے۔

یزید کی بدقسمتی اور بدبختی سے اس کے وقت میں ایک نامور مظلوم آدمی شہید ہو گیا اس کا تدارک اس نے نہ کیا۔ بلکہ دنیا کی محبت کو زیادہ بڑھایا اس واسطے علماء صلحاء نے اس کے حق میں بہتر شہادت نہیں دی اور اس کے بارے میں ہم بھی

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر مطبع دا خبار چھاپا گیا)

اطلاع ع۔ تفسیر القرآن کا پرچہ [illegible] ۔

عمدہ شہادت نہیں دیتے ہاں اس کو لعن طعن کرنے کو ہمارے علمار اور بزرگوں نے منع فرمایا ہے۔ ولم یلعن یزید ابعد موت سوی المکثار فی الاکثار فال۔ اور جس نے ولید کو برا کہا ہے اُس نے بھی بڑی غلطی کی ہے وہ ایک صاف باطن اور پُر رعب خلیفہ گذرے ہیں وہ یتیمی کے ختنہ پر روپیہ صرف کرتے اور ان کیواسطے ملازم مقررہ فرمائے ہوئے تھے تاکہ انکی مُرمت کو پورا کریں۔ بے دست پا کے سر پر خادم کھڑے رکھتے کہ انکی حاجت برآری ہوتی رہے اور نابینوں کے ہمراہ ڈوری پکڑنے کیواسطے آدمی معین تھے۔ فقہا و ضعفار کے وظائف مقرر کئے ہوئے تھے تاکہ سوال سے رُکے رہیں۔ ان کے عہد خلافت میں اسلام نے کثرت سے فتوحات حاصل کیں۔ بخارا۔ کابل۔ سمرقند وغیرہ املاک مفتوح ہوئے مسجد نبوی کو انہوں نے وسیع کیا ایسا آدمی ہی بد ہے تو بتایئے نیک کون ہوتا ہے لوگوں نے امیر تیمور کو طاغیہ وغیرہ الفاظ سے یاد کیا اور سلطان محمود کو دہریہ بے دین کہا غرض دنیا میں کوئی نیک آدمی نہیں گذرا جسکو لوگوں نے عیوب کے تیر نہ چلائے ہوں۔

تاریخ سے صاحب عقل فائدہ اُٹھا سکتا ہے مگر تاریخ کی سب باتیں درست نہیں ہوتیں ہم پہلے سوال کے جواب میں بتا چکے ہیں کہ حدیث کی رُو سے بارہ خلفا گذر چکے ہیں اور یہ امر ایک پیشگوئی کی بناء پر تھا کہ اِتنے اُمرا کی حکومت باشوکت اکثر ممالک اسلام میں ہوگی اور وہ پیشگوئی الحمد للہ پوری ہوگئی۔

سوال سوم چہارم پنجم۔ جب حضرت فاطمہ حضرت ام سلمہ اور حضرت علی مسلمہ راستباز تھے تو دعوی فدک کو خلیفہ اوّل نے رد کر کے غلطی کی یا نہیں اگر دعوی فدک جھوٹا تھا اور حضرت علی وام سلمہ کی شہادت خلاف واقعہ تھی تو ان کی راستبازی کی نسبت کیا ارشاد ہے (ب) حدیث لانورث۔ آیت قرآنی یوصیکم اللہ کے مقابل میں پیش نہیں ہوسکتی کیونکہ حدیث و قرآن میں تعارض ہو تو آیت مقدم ہے (ج) کئی آیات سے ظاہر ہے کہ انبیار نے وارث ترکہ کے لئے دُعا کی (یرثنی ویرث من آل یعقوب) اور انبیار کی اولاد اپنے باپوں کی وارث ہوئی (ورث سلیمٰن داوٗد) (د) یہ بھی مسلمات سے ہے کہ جناب سیدہ مرتے وقت تک حضرت ابوبکر سے ناراض رہیں کلام نہیں کیا وصیت فرمائی کہ میری جنازہ پر نہ آئیں اب اگر صدیق اکبر خلیفہ حق اور امام صادق تھے تو من مات ولم یعرف امام زمانہ کی ماتحت فاطمہؓ کی موت کیسی ہوئی اگر مومنانہ موت تو پھر خلیفہ اوّل کی خلافت کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

جواب نمبر ۳ و ۴ و ۵۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ صحابہ کرام کی آپس میں کوئی رنج و کادش نہ تھی۔ حضرت فاطمہ نے فدک کا مقدمہ خلافت مآب میں دائر کرنے سے یہ منشار رکھا تھا کہ میں اپنے والد کی پاک سیرت تیار کردہ خلیفہ کے فیصلہ کو آنکھ سے دیکھوں کہ آپ فیصلہ میں کسی کا لحاظ رکھیں گے یا کتاب سنت کو مقدم رکھینگے اور یہ کہ خلیفہ رسالت آپ کے علوم سے اچھی طرح واقف ہیں یا موٹے مسائل کا علم رکھتے ہیں۔ لیکن صدیق اکبر کو سب پہلو معلوم تھے مقدمہ دائر ہونے ہی فرمایا کہ نبی کریم کا قطعی حکم ہے کہ ہم پیغمبروں کے مال میں وراثت نہیں ہم جو کچھ چھوڑ جاویں وہ خدا کی راہ میں صدقہ ہے البتہ آل محمدؐ اس مال سے بقدر اخراجات ضروری کے لیا کرینگی قرآنی آیت کو خلیفہ صاحب نے اس فیصلہ میں پیش نہیں کیا کیونکہ قرآن کا حکم تو بی بی صاحبہ کو معلوم ہی تھا اسلئے کہ قرآن کریم ہر وقت تلاوت میں رہتا ہے اور اسکی بجائے حدیث کا مسئلہ سُنایا کہ فدک کا معاملہ ظاہر ہو جائے اور ہم قرآن کریم کا فیصلہ یہاں پر لکھدیتے ہیں تاکہ شیعہ بھی واقف ہو جاویں۔ قرآن فدک کے معاملہ میں یہ حکم دیتا ہے کہ خدا کی راہ میں رسول کے واسطے قرابت والوں کیواسطے خرچ ہو یتیموں فقیروں پر صرف ہو مسافروں پر خرچ ہو تاکہ یہ دولتمندوں کا ورثہ اور دولت نہ ہو جائے اور یہ مال فقیروں وطن ترک کرنیوالوں کو بھی دیا جائے (سورۃ الحشر) صدیق اکبر نے قرآن کے حکم کو مقدم رکھا اور امتحان میں پاس ہوئے اور بی بی صاحبہ نے انکو خوب چوکس ہوشیار پایا۔ یوصیکم اللہ کی آیت پر آپ عملدرآمد کرتے کہ نبی کریم کا کوئی مال ہوتا رسول خدا نے اپنی ازواج کے اخراجات سے جو زائد مال تھا اسکو زندگی ہی میں راہ خدا میں صدقہ کر دیا تھا پس ہمارا یہی مذہب ہے کہ بنت الرسول نے خلیفہ کی آزمائش چاہی اور خوب چوکس پاکر گھر چلی گئیں اور چھ ماہ کے بعد فوت ہوگئیں۔ باقی یہ بات فوجدت فاطمہ علی ابی بکر چونکہ بی بی صاحبہ نے بڑے زور سے مقدمہ دائر کر کے آزمائش چاہی تھی اسواسطے بعض حاضرین کو گمان ہوا کہ بی بی صاحبہ ناراض ہو گئی ہیں اور یہ کہنا کہ خلیفہ سے انہوں نے مرتے وقت تک بات بھی نہیں کی یہ ضروری نہ تھا کہ باتیں کرتیں کیونکہ خلیفہ بی بی صاحبہ کے ذی محرم نہ تھے بلکہ غیر محرم تھے پس علی مرتضیٰ نے جو جھوٹی شہادت دی ہے اور نہ بی بی صاحبہ نے غلط دعوی کیا ہے یہ سب امر آزمائشی تھا ازواج نبی نے بھی چاہا تھا کہ ہم بھی خلیفہ سے اپنا ترکہ لیں لیکن جب انکو حدیث یاد آئی تو سب رک گئیں دیکھو مؤطا میں پہلے بتا چکا ہوں کہ فدک کا فیصلہ قرآن کریم کے حکم پر ہوا ہے اور یوصیکم اللہ کی آیت استفسار علم ابوبکر کیواسطے پیش ہوئی تھی کہ آپکو اور باریک پہلو بھی معلوم ہیں یا موٹے مسائل ہی نظر پر ہیں لیکن خلیفہ کو سب امر معلوم تھے جو انہوں نے بیان کر کے اظہار کر دیا کہ فدک کسی کا ورثہ اور دولت نہیں ہو سکتا اس حکم کے بعد آل نبی صلعم نے جان لیا کہ خلیفہ کو خوب علم ہے اسی واسطے حضرت عباس نے یہ دعوی نہیں کیا کہ میں آپ کا بھتیجے کا عصبہ ہوں مجبوراً حدیث لانورث کی حدیث و قرآن کی آیت میں کوئی تعارض نہیں اور اس حدیث سے انبیار مراد نہیں کیونکہ حدیث کے الفاظ ہی اس سے انکار کرتے ہیں کیونکہ حدیث میں ہے لایقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ [illegible] عاملی فہو صدقۃ۔ یہ ذکر کرنا کہ فاطمہ خلیفہ سے ناراض رہیں [illegible] بالکل درست ہے اور یہ بھی قطعی غلط ہے کہ بی بی صاحبہ نے [illegible] ابوبکر میرے جنازہ پر نہ آئیں۔ ان کے شوہر علی مرتضیٰ سے [illegible] دریافت کیا کہ جنازہ پر مجھکو کیوں اطلاع نہیں دی عرض کی حضرت [illegible] نے پسند نہ کیا کہ آپکو تکلیف دیجائے اس سبب سے اطلاع نہیں [illegible] مسئلہ یہ ہے اور اس کا ذکر کتاب صحاح میں مذکور ہے اب [illegible] جواب ہو جائے۔ یہ کہنا کہ بی بی فاطمہ نے بیعت نہیں کی اس پر یہ عرض ہے کہ یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ حضرت عائشہ اور دیگر ازواج نبی نے تو بیعت کی ہے لیکن دختر نبی کا اس رجسٹر میں نام نہیں۔

سوال ششم۔ [illegible] کی شان میں سب و ادبی کفر و فسق ہے بتایئے کہ امیر معاویہ [illegible] کے حامی جو جناب امیر اور ان کے انصار پر ۸۰ سال سب و شتم کرتے رہے وہ مومن ہوئے یا ......؟

اس کا ثبوت تاریخ الخلفا صفحہ ۱۷۱ علامہ سیوطی اور تحفہ صفحہ ۲۹۴ و جامع ترمذی صفحہ ۱۷۶ اور سیرۃ النعمان صفحہ ۹۵ شبلی نعمانی میں دیکھو کہ سلسلہ عہد خلافت معاویہ سے عہد عمر بن عبد العزیز تک حضرت علی پر لعن ہوتا رہا۔

جواب نمبر ۶۔ حضرت معاویہ جناب مرتضیٰ کی بہت تعظیم و تکریم کرتے تھے یہ بالکل غلط ہے کہ آپنے علی مرتضیٰ کو بُرا کہا ہو یا کہلایا ہو۔ ایک دفعہ اسلام کے دشمن کی خبر حضرت معاویہ کو پہونچی کہ وہ عرب پر یورش کا ارادہ رکھتا ہے تو امیر نے اس کی طرف سے بدین مضمون خط تحریر کیا کہ سب سے پہلے جو حضرت کیطرف سے افسر افواج ہو کر تیرے مقابلہ میں آئیگا وہ معاویہ بن سفیان ہوگا ابن خلدون کو دیکھو۔ عبد الملک کیوقت بھی ابھی صحابہ موجود تھے۔ کسی کی طاقت نہ تھی کہ علی مرتضیٰ کو بُرا کہہ سکے۔

جلال الدین سیوطی صاحب نے کتابوں میں رطب یابس کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ شاہ عبد العزیز نے ان کے بارہ میں عجالہ نافعہ میں خوب لکھا ہے اس کو دیکھ لو اور شبلی صاحب نے ایسی بے سوچی سمجھی روایتیں کتب سلف سے نقل کی ہیں ان روایتوں کا کوئی اعتبار نہیں اور ایسی لایعنی روایتوں پر علماء نے بڑی ضخیم کتابیں لکھی ہیں۔

یہ مختصر جواب تحریر کئے گئے ہیں۔ اُمید ہے کہ کافی ہوں گے۔

راقم محمد حی بحکم حضرت خلیفۃ المسیح

بقایاداران توجہ کریں

جن صاحبان سے سنہ ۱۹۰۸ء کا بقایا ہے انکے نام وی پی ہو رہے ہیں براہ مہربانی اپنے اپنے ذمہ کا چندہ ادا کریں۔ کارخانہ میں روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔

احمدی ایلیٹ

پنجابی منظوم عجائب رسالہ جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقاید بالدلائل اور نماز روزہ کے مسائل درج ہیں۔ قیمت ۲ ہے صرف ۲۰ جلدیں باقی ہیں قیمت دفتر بدر سے طلب کرو

رپورٹ دورہ

عـــلا

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۳ مورخہ ۱۰ جون ۰۹ء)

آخری نمبر رپورٹ عاجز کو دورے سے واپس آئے قریباً ایک ماہ گذر گیا ہے مگر سلسلہ رپورٹ تاحال ختم نہیں ہوا۔ جسکی وجہ یہ ہوئی۔ کہ بعض اخبار دن میں بسبب کمی گنجائش رپورٹ درج نہیں ہو سکی۔ تاہم جالندہر کے ضلع کی رپورٹ درج اخبار ہو چکی ہے اور اب صرف ریاست کپورتھلہ کی رپورٹ باقی ہے۔ جسکو میں بہت مختصر طور پر درج کرتا ہوں۔ کیونکہ ریاست کپورتہلہ میں سب سے زیادہ قابل ذکر شہر کپورتہلہ ہے۔ وہان کے احباب کا مفصل ذکر مین نے اپنے پچھلے سال کے سفر کپورتہلہ مین کر دیا تہا اور اب پھر اس کا دہرانا تحصیل حاصل ہے۔ نیز احباب کپورتھلہ کی محبت اور اخلاص کے متعلق جو کچھ مین کہنا چاہتا ہون اسے نہائت ہی عمدگی اور خوبصورتی کے ساتھ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ۲۰ مئی کے اخبار مین ظاہر فرمایا ہے۔

منار ریاست کپورتہلہ مین داخل ہوتے ہوئے میرا سب سے پہلا مقام منار مین ہوا۔ جو کہ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا وطن ہے اور حضرت مولوی صاحب موصوف کی تاکید تہی کہ وہان سے گذرتے ہوئے مین ان کے گاؤن مین تہوڑی دیر ٹھہرون۔ چنانچہ ایک شب مین نے وہان قیام کیا مولویصاحب موصوف کے والد مولوی فتح الدین صاحب اپنے سارے کنبہ سمیت جماعت احمدیہ مین داخل ہین ایک بڑی عمدہ وسیع مسجد جماعت احمدیہ کی اس گاؤن مین ہے اس مسجد مین رات کو عاجز نے وعظ کیا گاؤن کے بہت سے لوگ جمع ہوئے۔ مولوی فتح الدین صاحب اللہ تعالیٰ کے ان فضلون کے سبب جو ان کے شامل حال ہین بہت ہی شکر گذار ہین۔ فرماتے تہے کہ مین نے دین اور دنیا ہر دو سے حصہ وافر لیا ہے دنیوی رنگ مین زمین مکان مال مویشی کثرت اولاد جو میری خدمتگذار اور فرمانبردار اور نیک ہے۔ سب کچھ مل گیا دینی رنگ مین خدا تعالیٰ نے مسیح کی شناخت عطا کی اور سب سے بڑھکر اس کا فضل یہ ہے کہ میرے ایک بیٹے کو اس سلسلہ کی خاص خدمات کی توفیق عطا کی اس گاؤن مین دو خریدار جدید بدر کیواسطے بنے۔ مولوی محمد علی صاحب کے چھوٹے بھائی میان احمد علی صاحب اور ان کے برادرزادہ میان غلام محمد صاحب بالخصوص سلسلہ کی کتب و اخبارات کے پڑہنے اور واقفیت پیدا کرنے کا بہت شوق رکھتے ہین اللہ تعالیٰ انہین برکت دیوے اسجگہ کے ایک اور دوست میان نور الدین صاحب ہین۔ جو باوجود ایک غریب شخص ہونے کے سلسلہ کی خدمات مین ہمیشہ جوش کے ساتھ حصہ لیتے ہین اس جگہ کے قریب دو گاؤن ہین فجووال وہان سے برادر عبد الرحیم صاحب احمدی اور ایک دوسرے گاؤن سے میان محمد صاحب عاجز کی ملاقات کیواسطے منار مین تشریف لائے مولوی محمد علی صاحب کے ایک بہائی مولوی عزیز بخش صاحب بی۔ اے ڈیرہ غازیخان مین ملازم ہین اور معہ قبائل وہان رہتے ہین اور ان کے دوسرے دو بہائیون کے نام میان امیر الدین صاحب و میان نبی بخش ہین۔

ھو الشافی حضرت موسے علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا تہا۔ کہ "اذا مرضت فھو یشفین"۔ جب مین بیمار ہو جاتا ہون تو وہ مجھے شفا دیتا ہے اس سفر مین اکثر گاؤن مین پھرنے کے سبب اور غذا کے نا موافق اور بے وقت ملنے کے سبب عاجز کو ایک بیماری ہو گئی کہ رات کے وقت معدے سے بخارات اٹھتے اور سر بھاری ہو جاتا بدن گرم ہو جاتا۔ سرہانے پر سر نہ رکھا جاتا بہت تکلیف ہوتی۔ ایام سفر مین علاج بھی مشکل ہوتا ہے جب مین منار پہونچا۔ تو اس تکلیف کو ہوتے ہوتے قریباً پندرہ روز ہو چکے تہے۔ حیران تہا کہ کیا علاج کرون منار مین رات کو مین نے خواب مین دیکھا کہ میان فتح الدین صاحب فرماتے ہین کہ رس (رسونت) اور گڑ (قند سیاہ) کو ملا کر گھول کر تین قطرے شام کے وقت پیا کرو۔ چنانچہ کپورتھلہ مین پہونچکر میرے احباب سے ذکر کیا۔ محبی اخویم سردار خان صاحب نے فرمایا کہ ہمارے پاس خالص اصلی رسونت ہے جو ہم کوہ منصوری سے خود بنوا کر لائے تہے وہ رسونت لائی گئی اور اس مین گڑ ملا کر مین نے مطابق خواب استعمال کیا دو دن کے استعمال مین صحت ہو گئی اور بیماری جاتی رہی۔ گویا کبھی ہوئی نہ تہی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

کپورتھلہ کپورتھلہ مین عاجز کا قیام مخدومی منشی عبد المجید خان صاحب انچارج افسر بگھی خانہ کے مکان پر تہا۔ چونکہ وہ مکان کچہری سرکاری کے متصل ہے اس واسطے برادرم ظفر احمد صاحب اور مخدومی منشی محمد اروڑا صاحب بھی اکثر وہان آجاتے تہے بلکہ منشی صاحب تو رات کو بہت دیر تک وہان رہتے تہے۔ اسی جگہ شام کیوقت بعد نماز مغرب درس قرآن شریف ہوا کرتا ہے جسمین ایک رکوع قرآن شریف کا پڑہکر ترجمہ اور تفسیر کی جاتی ہے یہ ایک بہت ہی عمدہ بات ہے جسکی تقلید ضرور دوسرے شہرون مین بھی ہونی چاہیئے۔ یہ ضروری امر نہین کہ کوئی مولوی صاحب موجود ہون تو وہی درس دیا کرین بلکہ آپس ہی دوستون کو مل جل کر پڑھ لینا چاہیئے جیسا کہ کپورتہلہ مین ہوا کرتا ہے اس درس مین مفصلہ ذیل احباب عموماً شامل ہوتے ہین۔ منشی محمد اروڑا صاحب بھائی جان منشی ظفر احمد صاحب۔ برادر سردار خان صاحب منشی عبد الرحمان صاحب۔ منشی صاحب کے فرزند ارجمند میان عبد السمیع صاحب۔ محبی منشی چراغدین صاحب بشیر احمد خان صاحب برادر منشی عبد الحمید صاحب۔ میان بوٹا صاحب کوچبان مہاراجہ صاحب اور ان کے علاوہ اور بھی بعض دوست وقتاً فوقتاً پہونچ جاتے ہین اور شامل درس ہو جاتے ہین۔

محمد خان مرحوم اس شہر کے بڑے مخلص دوست میان محمد خان کے ذکر خیر کے بغیر کپورتہلہ کی تاریخ احمدیت مکمل نہین ہو سکتی عاجز بہمراہی برادر سردار خان صاحب مرحوم کی قبر پر دعا کرنے کیواسطے گیا تہا۔ مرحوم کے حالات پہلے سفر مین عاجز نے مفصل لکھے تہے۔ اس جگہ اس بات کا ذکر کرنا چاہتا ہون کہ مولوی محمد حسین صاحب ساکن پرجمیت پور جن کا ذکر آگے آئیگا۔ انشاء اللہ۔ جب مجھے ملے۔ تو انہون نے فرمایا کہ میرے احمدی ہونے کا محرک خان صاحب مرحوم کا حسن اخلاق تہا۔ جب خان صاحب سلطان پور مین ملازم تہے لوگ کیا کچھ برا بہلا کہتے۔ مگر وہ کسی کی بات کا جواب بغیر مختصر مدلل کلام کے نہ دیتے تہے۔ لوگ کبھی بیہودہ گوئی کرتے اور دشنام دہی

کرتے خان صاحب کو ذرا پرواہ نہ ہوتی تھی اسی سے مجھے خیال ہوا کہ مین اس شخص کے مذہبی عقائد پر غور کرون۔ جنھون نے اسے اس قدر حسن اخلاق عطا کر دیا۔ اسی طرح رفتہ رفتہ۔ مجھے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات سے آگاہی حاصل ہوئی اور اسے حق پر پاکر مین احمدی بن گیا۔

عبدالمجید خان صاحب

محبت اور دوستی کے حقوق کی ادائگی مین اور حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ اخلاص مین خان صاحب کے خلف الرشید عبدالمجید خان صاحب اپنے والد مرحوم کے قدم بقدم چلنے کی کوشش مین۔۔۔ مصروف ہین۔ اون کی مہمان نوازی کا یہ حال ہے جب کوئی مہمان آجاوے اسے حتی الوسع جانے نہین دیتے اور ہر طرح خاطرداری مین کوشان رہتے ہین خانصاحب کے بھائی بشیر احمد خان صاحب بھی بڑے خلیق اور نیک مزاج نوجوان ہین۔ میرے ساتھ بالخصوص انہون نے بہت ہی محبت کی اور ہر طرح سے خدمت مین مصروف رہے ایک دفعہ میرے ساتھ پھگواڑے بھی تشریف لے گئے تھے۔ سب کچھ ہے مگر بالخصوص جس بات کیواسطے

عطیہ زمین

مین خان صاحب موصوف کا شکرگذار ہون وہ یہ ہے کہ انہون نے اپنے حصہ سفید زمین مین سے جو میرے مکان کے ملحق قادیان مین ہے دس فٹ چوڑی اور تہتر فٹ لمبی زمین جو میرے مکان اور زمین کے ساتھ ملتی تھی۔ مجھے بلاقیمت عطا فرمائی تاکہ مین اپنے مکان مین ملاوٴن اور اس پر بشہادت منشی ظفر احمد صاحب و برادر خود بشیر احمد خان صاحب اپنی دستی تحریر کر دی اللہ تعالیٰ انہین جزائے خیر دے اور جس طرح انہون نے میرے مکان کو اس عطیہ کے ساتھ کشادہ کر دیا ہے اس طرح خدا تعالیٰ بہشت مین ان کے مکان کو وسعت دیوے۔ آمین۔

عطیہ میان معراج الدین صاحب عمر

اس جگہ اس امر کا ذکر بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ اسی طرح میان معراج الدین صاحب عمر مدیر اشتراخبار بدر نے بھی اپنی زمین مین سے جو میری زمین کے ملحق جانب جنوب ہے ایک قطعہ اراضی پندرہ فٹ چوڑا اور اکاون فٹ لمبا بلاقیمت عطا کیا ہے اور اس طرح ہر دو عطیات میری خریدکردہ زمین کے ساتھ ملکر میری زمین کل اٹھانوے فٹ اور اکیاون فٹ چوڑی ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ اس کے عوض مین میان صاحب موصوف کو جزائے خیر دیوے اور ان کے تمام مشکلات کو دور کرکے انہین دینی دنیوی حسنات سے متمتع کرے۔ آمین۔

برادر سردار خان صاحب

جبکہ مین پہلی دفعہ کپورتہلہ گیا تھا۔ تو خان صاحب مرحوم کے بھائی میان سردار خان صاحب وہان موجود نہ تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اس دفعہ ان کی ملاقات کا بھی کافی موقعہ ملا۔ خان صاحب موصوف کا سینہ حضرت امام علیہ السلام کی محبت سے پُر ہے۔ بہت کم وقت ہوتا ہوگا۔ جو خان صاحب آپ کی یاد مین رطب اللسان نہ ہون۔ فرماتے تھے کہ جب مین نوجی اسکول مین پڑھتا تھا۔ تو بعض احباب کی تحریک سے حضرت نے میرے واسطے دعا فرمائی اُس دُعا کا ایسا نتیجہ ہوا کہ ہر ایک امتحان مین سب سے اوّل نکلا اور افسرون نے مجھے ایسے اعلےٰ۔۔۔۔ سارٹیفکیٹ دئے۔ کہ مجھ سے پہلے کبھی کسی کو نہ ملے تھے۔ خان صاحب نے اپنے ایک چھوٹے بچے کا ایک عجیب واقعہ سُنایا۔ جسکی عمر قریب سال کے ہوگی۔ ایک دن وہ سخت بُخار مین مُبتلا تھا۔ بدن آگ کی طرح تپ رہا تھا۔ ماں سے کہا کہ مجھے پانی دو۔ پانی لے کر وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑا ہوگیا نماز پڑھتا تھا کہ بُخار بالکل اُتر گیا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات مین سے یہ ایک بات ہے۔ خانصاحب بیان کرتے ہین کہ جب مین چھوٹا تھا۔ تو یہان۔۔۔ مولوی محمد علی بہو پڑی آیا کرتا تھا ہم اس کی بہت خاطر خدمت کرتے تھے ان دنون حضرت مرزا صاحب کا کوئی دعویٰ نہ تھا۔ مولوی صاحب اپنے وعظ مین اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اب مہدی کا زمانہ قریب آگیا ہے اور علمائے زمانہ اس کی تکفیر کرین گے یہ بات تو مولوی صاحب کی سچی ہوگئی۔ پر افسوس ہے کہ وہ خود ہی اس کے سچا کرنے والے ٹھہرے۔

مفتی چراغ الدین صاحب

یہ محبت کا نمونہ شخص بھی میرے پہلے سفر مین کپورتہلہ مین نہ تھا۔ پولیس مین ملازم ہوکر جس سادگی غربت۔ حلیمی اور خاکساری کی زندگی یہ شخص بسر کر رہا ہے وہ ایک ایسا نمونہ ہے کہ دنیا نے بہت کم دیکھا ہوگا۔ مفتی صاحب کا حسن اخلاق اور پیار ایسا ہے۔ کہ جس نے ایک دفعہ اون سے محبت کا تعلق پیدا کیا وہ پھر کبھی اونہین بھول نہ سکیگا۔ کپورتہلہ کے اکثر دوست احمدیت کے واسطے نمونہ ہین۔ مین نے منشی ظفر احمد صاحب منشی محمد اروڑا۔ منشی عبدالرحمان صاحب کے گھر دیکھے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ان لوگون کو پختہ یقین ہے اور دلی ایمان ہے کہ یہ صرف چند روزہ گذارے کی جگہ ہے۔ قوت لایموت پر بسر ہو رہی ہے۔ دنیا سے کوئی دل بستگی نہین۔ دنیوی جائداد بنانے کی خواہش اور مال متاع جمع کرنے کی محبت کبھی بھول کر بھی ان لوگون کے نزدیک نہین پھٹکتی۔ ایسے ایسے عہدون پر ہوکر جہان ہزارون کی آمد ہوسکتی ہے ایک کوڑی تک کے روادار نہین۔

معجزات در کپورتہلہ

سلسلہ حقہ کی صداقت مین اللہ تعالیٰ نے جماعت کپورتہلہ کو بہت سے عجیب نشان دکھلائے ہر ایک جو اس سلسلہ کے بغض کے سبب ان کی مخالفت مین سرگرم ہوا۔ خدا تعالیٰ نے اسے قہری عذاب سے گرفتار کیا۔ مگر افسوس ہے کہ احباب کپورتہلہ نے بعض مصلحتون کے سبب ایسے نشانات کی عام اشاعت کبھی نہین کی تاکہ لوگ سمجھین اور حق کی شناخت کرین انہین نشانات مین سے ایک مسجد کا نشان بھی ہے کپورتہلہ مین حاجی محمد ولی اللہ صاحب کی بنوائی ہوئی ایک شاندار مسجد ہے جو کہ احمدیون کے قبضہ مین تھی۔ کیونکہ حاجی صاحب موصوف کے ایک وارث منشی حبیب الرحمان صاحب جو احمدی ہین۔ ان کی تولیت مین یہی مسجد ہے۔ مخالفین کے تمام بڑے بڑے سرکردہ لوگ جمع ہوئے اور انہون نے بڑی بڑی عدالتون مین نہایت زور و شور سے ہر طرح کی جا و بے جا کوششین کین کہ یہ مسجد احمدیون کے ہاتھ سے چھن جاوے۔ مگر جس کسی نے احمدیون کے حق مین بدنیتی کا ارادہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے اسے

توفیق نہ دی کہ وہ عدالت کی کرسی کو مزین کر سکے اور ہر ایک عدالت سے مسجد احمدیوں کو ملتی گئی اور بالآخر عدالت کونسل کے فیصلہ نے بھی وہ مسجد احمدیوں ہی کو دلا دی۔ جن دنوں اس مسجد کی مخالفت کی بنا اٹھی اس وقت منشی فیاض علی صاحب نے جو یہاں کے ایک پُرجوش احمدی ہیں۔ حضرت کی خدمت میں عرض کی تھی۔ کہ آپ دعا کریں کہ یہ مسجد ہم کو مل جائے۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہمارا سلسلہ سچا ہے۔ تو یہ مسجد ضرور مل جاویگی۔

میاں محمد یوسف صاحب کا ذکر میں پچھلے سفرنامہ میں مفصل کر چکا ہوں میاں صاحب مہاراجہ صاحب کے باورچیخانہ کے خاص مہتمم ہونے کے سبب بہت ہی کم فرصت آدمی ہیں پھر بھی گاہے گاہے ملاقات ہو جایا کرتی تھی بڑے خلیق اور ذہین آدمی ہیں۔ سلسلہ کے ساتھ بڑی اُلفت رکھتے ہیں۔ کلکتہ میں ایک جگہ کئی شخص ان کے ذریعہ سے حق کی شناخت پر پہنچے اور یہ واقعہ اس طرح کا ہوا کہ ایک جگہ چند آدمیوں نے لفظ وفات کے معنوں پر آپ سے بحث کی۔ اثنائے بحث میں سب کو ایک مسجد میں جانے کا اتفاق ہوا۔ جہاں بانی مسجد کا نام جلی قلم سے لکھا ہوا تھا اور چونکہ بانی مسجد مر چکا تھا اس واسطے اس کے نام کے ساتھ لفظ متوفی بھی لکھا ہوا تھا شائد اس سے تاریخ وفات نکلتی ہو گی یا کوئی اور باعث ہو گا۔ میاں صاحب موصوف نے پوچھا کہ کیوں جناب یہ متوفی صاحب کون تھے وہ لوگ ہنسنے اور کہنے لگے کہ جناب آپ نے کیا سمجھا ہے۔ یہ لفظ متوفی کسی ...... نام کا جزو نہیں ہے۔ بلکہ وہ صاحب مر گئے۔ اس واسطے اون کو متوفی لکھا ہے۔ میاں صاحب نے اون کو پختہ کرنے کے واسطے دو چار دفعہ انکار کیا کہ یہ نام ہو گا۔ جب اونہوں نے بار بار کہا اور اصرار کیا کہ متوفی کے معنے مُردہ کے ہیں۔ تب بحث کی طرف ان کو توجہ دلائی۔ کہ پھر حضرت عیسےٰ کے متعلق تم کس طرح کہتے ہو کہ مرے نہیں۔ جبکہ یہی لفظ ان کے لئے قرآن شریف میں موجود ہے۔ اس پر وہ بہت گھبرائے اور ان میں سے جو فہیم تھے وہ مان گئے اور بذریعہ خط کے حضرت کی بیعت کر کے سلسلہ حقہ میں شامل ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ میاں صاحب کو جزائے خیر دیوے۔ آمین

میاں صاحب کے صاحبزادے میاں محمد صدیق بھی ایک باحیا سلیم الفطرت نوجوان ہیں۔

بابو محمد اسمٰعیل صاحب میاں صاحب موصوف کے مکان پر بابو محمد اسمٰعیل صاحب اڈیٹر رسالہ المنصور سے بھی ملاقات ہوئی۔ جو میاں صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں اور آجکل کپورتھلہ میں ہی رہتے ہیں۔ اور غالباً اب اسی جگہ رہائش کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بابو صاحب موصوف کو دینی خدمات کا بہت شوق ہے۔ آجکل وہ دو کتابوں کی تصنیف میں مصروف ہیں۔ ایک ذوالقرنین کے متعلق اور دوسری اصحاب کہف کے متعلق۔ بابو صاحب سنسکرت خوب جانتے ہیں۔ انگریزی زبان سے بھی واقف ہیں اور کچھ عبرانی بھی سیکھ لی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت دے جن دنوں میں عاجز وہاں تھا اون کا ارادہ تھا کہ کپورتھلہ میں ایک مدرسہ صنعتی جاری کریں۔ مگر بعد میں اس کے متعلق میں نے انہیں دو خط لکھے جن کے جواب نہیں آئے۔ شائد ان کا ارادہ بدل گیا ہو۔

کپورتھلہ کے دیگر بعض دوستوں کے نام یہ ہیں میاں نظام صاحب۔ میاں عبد اللہ صاحب جراح حافظ امام الدین صاحب جو قدیم سے مسجد حاجی صاحب میں امام ہیں۔ میاں قادر بخش صاحب خانساماں میاں عالم خان صاحب۔ میاں جان محمد صاحب۔ لکھن خان صاحب سوداگر۔ منشی وزیر خان صاحب جگی خان صاحب۔ شیخ دین محمد صاحب۔ منشی اللہ دتا صاحب جو گھی خانہ میں محرر ہیں۔ میاں عبد السمیع صاحب جو عملی رنگ میں دفتر سکرٹری انجمن احمدیہ کپورتھلہ کا سارا کام کرتے ہیں۔ بڑے محنتی اور پُرجوش نوجوان احمدی ہیں۔ احباب کی اسماء نویسی کے کام میں انہوں نے بڑی مدد دی۔ احمدی بچوں کی اصلاح کیواسطے بہت کوشش کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں برکت دے اور ان کا ناصر ہو۔ میاں احمد دین صاحب جو شیشہ کوٹھی میں ملازم ہیں بڑے نیک اور مخلص دوست ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے فرزند امیر حسن کو امتحان میں کامیاب کر کے دینی دنیوی فوائد کے لحاظ سے اچھی جگہ عطا کرے۔ میں بعض دفعہ مغرب کی نماز انہیں کے ساتھ جا پڑھتا تھا۔ کیونکہ اس کوٹھی کے احاطہ میں ایک چھوٹی سی مسجد بھی ہے۔

میاں فضل حق صاحب اسی جگہ منشی عبد الرحمان صاحب کے داماد میاں فضل حق صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ جو ایک خواب کے ذریعہ سے حضرت پر ایمان لائے تھے۔ اور بڑے پُرجوش اور صاف گو آدمی ہیں۔

وعظ کپورتھلہ میں برادر منشی عبد الحمید خان صاحب نے دو دفعہ اپنے گھر میں وعظ کرایا۔ اور دو دفعہ مسجد حاجی صاحب میں وعظ ہوا اس کے علاوہ متفرق طور پر مذہبی گفتگو کا سلسلہ اکثر جاری رہتا تھا

مصر سے ایک شہادت کپورتھلہ میں مولوی شیخ عبید اللہ صاحب بٹالوی کے فرزند مولوی عبد الکریم صاحب سے ملاقات ہوئی۔ جنہوں نے بزرگوں کی تلاش میں بہت بڑے لمبے سفر کئے تھے اور آخر انہیں مصر میں ایک مرد باصفا فقیر کامل ملا تھا جس کا نام کمال الدین تھا۔ اس بزرگ نے شیخصاحب کو کہا کہ میری تو موت کا وقت قریب ہے۔ ماہ رمضان میں فوت ہو جاؤنگا پر ہندوستان میں ایک مہدی پیدا ہوا ہے وہ امام آخری ہو گا۔ اوس کو میرا اسلام کہدینا۔

سلطان پور کپورتھلہ سے میں ایک شب کے واسطے سلطان پور گیا۔ وہاں دو وعظ ہوئے اس جگہ مرزا برکت بیگ صاحب منصرم کے مکان پر ٹھہرا۔ جو اعصابی تکلیف سے بیمار ہیں احباب سے درخواست ہے کہ اون کے واسطے دعائے خیر کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا دیوے۔ یہاں کے حاجی مرزا علی بخش عطار اور اون کے فرزند عالموں سے محبت کرنے والے آدمی ہیں۔

بھاگو رائن سلطان پور سے میں بھاگو رائن گیا جہاں سے میاں نتھا اور بعض دیگر دوست مجھے لینے کے واسطے سلطان پور آئے تھے۔ اس جگہ رات کو وعظ ہوا۔ مخالف موافق سب جمع ہوئے اس جگہ احمدیوں کی ایک بڑی جماعت ہے اور ایک بڑی عمدہ مسجد ہے۔ جو کہ خود احمدیوں نے بنائی ہے۔ اس مسجد کے امام اور یہاں کی جماعت کے بانی اصل میں مولوی محمد حسین صاحب ہیں۔ جو کہ آجکل...

پربجیت پور میں رہتے ہیں مگر میری خبر سُن کر باوجود علالت طبع کے بھاگورائیں تشریف لائے۔ مولوی صاحب موصوف بڑے نیک صوفی مزاج آدمی ہیں میاں عبد الخالق جو دفتر میگزین میں محرر ہیں وہ انہیں کے صاحبزادے ہیں اس علاقہ میں مولوی صاحب کا بڑا اثر ہے کوئی مولوی مخالف ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بہت مدلل اور معقول گفتگو کرتے ہیں۔ انہوں نے سنایا کہ ایک مجذوب فقیر حاکم نام تھا وہ کہا کرتا تھا کہ چودھویں صدی میں امام مہدی پیدا ہوگا اور وہ اچھا زمانہ ہوگا۔ بھاگورائیں کے بعض دوستوں کے نام یہ ہیں۔ کالو۔ عمرا۔ غلام محمد۔ اسمٰعیل ابراہیم۔ احمان۔ غلام محمد ولد بیرا۔

پڑھی پور کپورتھلہ میں موضع پڑھی پور کے شیخ محمد ابراہیم و شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سے بھی ملاقات ہوئی یہ ہر دو بھائی نو مسلم ہیں اور احمدی ہیں مخالف انہیں بہت تکلیف دیتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے انہیں استقامت دی ہے۔

غزنی پور اسی ریاست میں غزنی پور ہے جہاں کہ دوست مرزا عبد الغنی صاحب احمدی کی ملاقات بھی ہوئی تھی۔

پھگواڑہ یہ شہر بھی ریاست کپورتھلہ میں ہے برادرم میاں رحمت اللہ صاحب ساکن بنگہ کے برادرزادوں کی یہاں شادی تھی اس واسطے انہوں نے بھی مجھے کپورتھلہ سے اس تقریب پر بلایا۔ قادیان سے اس موقعہ پر شیخ یعقوب علی صاحب و شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی بھی مدعو تھے۔ ریل میں ان صاحبان کی ملاقات ہوگئی۔ اس واسطے یہ سفر بڑی عمدگی سے طے ہوا۔ کیونکہ عاجز کو ایک مدت کے بعد قادیان کے بھائیوں سے ملنے کی خوشی حاصل ہوتی۔ پھگواڑہ میں جمعہ کا دن آگیا تھا۔ ایک صاحب گھسیٹا نام نے اپنی مسجد میں جمعہ پڑھایا اور وہی صاحب بعد جمعہ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ پھگواڑہ کے رہنے والوں میں سے یہ پہلے احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا کرے۔ اس سفر میں بشیر احمد خان صاحب بھی آخیر ساتھ ملے

حاجی پورہ بالآخر میں حاجی پورہ کے بیان کے ساتھ اپنی رپورٹ کو ختم کرتا ہوں۔ حاجی پورہ ریاست کپورتھلہ میں واقع ہے اور پھگواڑہ کے قریب ہے۔ اس واسطے راہوں بنگہ سے واپس آتے ہوئے میں وہاں ٹھہرا۔ یہ گاؤں حاجی ولی اللہ صاحب نے آباد کیا تھا اس واسطے اس کا نام حاجی پورہ ہوا آجکل وہاں حاجی صاحب موصوف کے ایک وارث ہمارے عزیز دوست منشی حبیب الرحمٰن صاحب قیام پذیر ہیں ان کے سبب سے مجھے وہاں جانا اور رہنا ضرور ہوا۔ میں نے حاجی صاحب موصوف کی بنا کردہ دو مسجدیں دیکھی ہیں ایک کپورتھلہ میں دوسری حاجی پورہ میں۔ ہر دو مساجد آجکل احمدیوں کے قبضہ میں ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہو کہ حاجی صاحب نے بڑی ہی نیک نیتی اور اخلاص سے یہ کام کئے تھے۔ اس واسطے اس پاک سلسلہ کے خادموں کے حصہ میں آئے۔ حاجی صاحب موصوف شروع میں حضرت پر کچھ بدظنی کا اظہار کر چکے تھے۔ جو براہین کے دیکھنے سے دور ہوئی۔ چنانچہ ان کا ایک خط جو کہ انہوں نے حضرت کی خدمت میں ۱۸۸۵ء میں لکھا تھا۔ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ یہ ایسے وقت کا خط ہے۔ جبکہ حضرت نے کوئی دعوےٰ نہ کیا تھا اس سے ظاہر ہو جاویگا کہ حاجی صاحب کے خیالات کیسے تھے۔

نقل خط جناب حاجی محمد ولی اللہ صاحب مرحوم مغفور بنام نامی و اسم گرامی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام

اللہ اکبر

بخدمت بابرکت مرزا صاحب جمیع فضائل و کمالات دینی و دنیوی دام مجدکم۔ پس از ابلاغ لوازم تکریمات و احترام گذارش آنکہ۔ یہ عاجز گنہگار معافی چاہتا ہے۔ جو سابقاً نیاز نامجات ارسال کئے تھے اور اس میں آپ کو مقلد سید احمد نیچری کا تحریر کیا تھا۔ یا کوئی اور لفظ خلاف ادب تحریر ہو گیا ہو یا آپ کے غائبانہ کوئی لفظ برخلاف ذات شریف اور منشاء شریف کے زبان پر گذر گیا ہو۔ کیونکہ وہ وقت نادانی اور ناواقفی اصل حال کا تھا۔ اس زمانہ میں جو ظلمات کا دورہ ہے اور ہر طرف سے دیکھا جاتا ہے۔ جو فروش گندم نما۔ اول اپنی خوبیوں کو ظاہر کرتے ہیں پھر وہ اپنی دنیا طلبی دکھلاتے ہیں۔ یہ بڑی احتیاط کا زمانہ ہے۔ اگر احتیاط نہ کرے۔ تو سلامتی ایمان کی ناممکن ہے۔

اشتہارات اور آوازہ تصنیفات سید احمد کے دیکھ سنکر میں نے ایک دوست کو مشورہ دیا تھا۔ کہ تصنیفات اوس کی منگا لینی چاہئیں۔ تاکہ دیکھکر اصل بات سے واقفیت پیدا ہوگی۔ چنانچہ اوس نے اپنا روپیہ صرف کیا جب اون کو دیکھا معلوم ہوا کہ یہ جانب دین سے بالکل پردہ ڈالتے ہیں اور ظلمت کو زیادہ کرتے ہیں اور جیفۂ دنیا کی طرف زور سے پکڑکر زنجیر سنگین ڈالکر کھینچے لئے جاتے ہیں۔ اس واسطے بندہ کو افسوس اوس مشورہ سے ہوا۔ جس دوست کو مشورہ دیا تھا۔ اس کی تعلیم اور صحبت مستعد ہوگئی تھی۔ اس نے اس کی طرف توجہ مفرط کرلی اور اس کے مسائل پر قائم ہوگیا۔ چونکہ مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نیش نہیں کھاتا۔ اور چھاچھ کو بھی دودھ کی طرح گرم سمجھکر پھونک پھونک کر نوش کرتا ہے اس واسطے آپکے اشتہار کو بھی دیکھکر احتیاطاً اوسی قسم کا سمجھا تھا۔

اب اتفاقیہ مجھ کو دو جلدیں سوم و چہارم کتاب آپ کی دستیاب ہوگئیں۔ اور اول سے آخر تک مطالعہ میں آگئی ہیں۔ اور اس عاجز کو وہ ایسی برخلاف تصنیفات سید احمد سے معلوم ہوئی ہیں۔ گویا زمین آسمان کا فرق ہے۔ یعنے وہ دنیا کی طرف لے جانے کا زور دیتے ہیں۔ اور آپ کی کتاب دین کی طرف لیجاتی ہے وہ خیالات جو ہیں اور اہل دین سابقین اولین اور متاخرین اور محققین کی جانب سے بجبر موہنہ پھیرے دیتے ہیں اور شکوک اور توہمات دین اور قرآن شریف اور نبوت صلے اللہ علیہ وسلم پر اثر فیالین اور دجالان سے کسی کے دل میں کسی وقت پیدا ہوتے ہیں اون کی بڑے زور شور سے بیخکنی کرتی ہے اور انوار اور برکات کے نزول کے سبب ہوتی ہے۔

اس زمانہ میں جو مذاہب باطلہ اور اعتقادات ناحقہ نے بسبب متغیر ہوجانے اور پڑہائے جانے علم منطق اور فلسفہ اور ریاضی وغیرہ کے مخالف دین متین کے عموماً رواج اور شہرت پاکر مسلمانوں کے دلوں پر اثر کرکے حقیقت دین اسلام اور قرآن شریف پر پردہ ڈال رہے ہیں اور نیچری اور عیسائی اور سماج اور دھرم سماج مقابلہ پر کھڑے ہوگئے ہیں اور مسلمانوں میں نادانی اور بے علمی اور مفقود ہونے وجود علماء ربانین کے سبب سے مخالفین کے تفوہات نے زیر ڈال دیا ہے۔ ضرور تھا اور لازمی تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کسی ایسے شخص کو واسطہ محافظت اپنے دین حق کی کرتا۔ جو مخالفین کا من کل الوجوہ مقابلہ کرتا۔ اور عام خاص کو تزلزل

پر بیعت پڑھیں رہتے ہیں مگر میری خبر سن کر باوجود علالت طبع کے بھاگو رائیں تشریف لائے۔ مولوی صاحب موصوف بڑے نیک صوفی مزاج آدمی ہیں میاں عبد الخالق جو دفتر میگزین میں محرر ہیں وہ انہیں کے صاحبزادے ہیں اس علاقہ میں مولویصاحب کا بڑا اثر ہے کوئی مولوی مخالف ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بہت مدلل اور معقول گفتگو کرتے ہیں۔ انہوں نے سنایا کہ ایک مجذوب نقیر حاکم نام تھا وہ کہا کرتا تھا کہ چودھویں صدی میں امام مہدی پیدا ہوگا اور وہ اچھا زمانہ ہوگا۔ بھاگو رائیں کے بعض دوستوں کے نام یہ ہیں۔ کالو۔ عمرا۔ غلام محمد۔ اسمٰعیل ابراہیم۔ احسان۔ غلام محمد ولد ہیرا۔

پرتھی پور کپورتھلہ میں موضع پرتھی پور کے شیخ محمد ابراہیم و شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سے بھی ملاقات ہوئی یہ ہر دو بھائی نومسلم ہیں اور احمدی ہیں مخالف انہیں بہت تکلیف دیتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے انہیں استقامت دی ہے۔

غزنی پور اسی ریاست میں غزنی پور ہے جہاں کہ دوست مرزا عبد الغنی صاحب احمدی کی ملاقات بھی ہوئی تھی۔

پھگواڑہ یہ شہر بھی ریاست کپورتھلہ میں ہے برادرم میاں رحمت اللہ صاحب ساکن بنگہ کے برادر زادوں کی یہاں شادی تھی اس واسطے انہوں نے مجھے کپورتھلہ سے اس تقریب پر بلایا۔ قادیان سے اس موقعہ پر شیخ یعقوب علی صاحب و شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی بھی مدعو تھے۔ ریل میں ان صاحبان کی ملاقات ہوگئی۔ اس واسطے یہ سفر بڑی عمدگی سے طے ہوا۔ کیونکہ عاجز کو ایک مدت کے بعد قادیان کے بھائیوں سے ملنے کی خوشی حاصل ہوئی۔ پھگواڑہ میں جمعہ کا دن آگیا تھا۔ ایک صاحب لکھا نام نے اپنی مسجد میں جمعہ پڑھوایا اور وہی صاحب بعد جمعہ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ پھگواڑہ کے رہنے والوں میں سے یہ پہلے احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا کرے۔ اس سفر میں بشیر احمد خان صاحب بھی میرے ساتھ تھے

حاجی پورہ بالآخر میں حاجی پورہ کے بیان کے ساتھ اپنی رپورٹ کو ختم کرتا ہوں۔ حاجی پورہ ریاست کپورتھلہ میں واقع ہے اور پھگواڑہ کے قریب ہے۔ اس واسطے راہوں بنگہ سے واپس آتے ہوئے میں وہاں ٹھہرا۔ یہ گاؤں حاجی ولی اللہ صاحب نے آباد کیا تھا اس واسطے اس کا نام حاجی پورہ ہوا آجکل وہاں حاجی صاحب موصوف کے ایک وارث ہمارے عزیز دوست منشی حبیب الرحمٰن صاحب قیام پذیر ہیں ان کے سبب سے مجھے وہاں جانا اور رہنا ضرور ہوا۔ نیز حاجی صاحب موصوف کی بنا کردہ دو مسجدیں دیکھی ہیں ایک کپورتھلہ میں دوسری حاجی پورہ میں۔ ہر دو مساجد آجکل احمدیوں کے قبضہ میں ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حاجی صاحب نے بڑی ہی نیک نیتی اور اخلاص سے یہ کام کئے تھے۔ اس واسطے اس پاک سلسلہ کے خادموں کے حصہ میں آئے۔ حاجی صاحب موصوف شروع میں حضرت پر کچھ بدظنی کا اظہار کر چکے تھے۔ جو براہین کے دیکھنے سے دور ہوئی۔ چنانچہ ان کا ایک خط جو کہ انہوں نے حضرت کی خدمت میں ۱۸۸۵ء میں لکھا تھا۔ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ یہ ایسے وقت کا خط ہے۔ جبکہ حضرت نے کوئی دعوےٰ نہ کیا تھا اس سے ظاہر ہو جائیگا کہ حاجی صاحب کے خیالات کیسے تھے۔

نقل خط جناب حاجی محمد ولی اللہ صاحب مرحوم مغفور بنام نامی واسم گرامی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام

اللہ اکبر

بخدمت بابرکت مرزا صاحب مجمع فضائل وکمالات دینی ودنیوی دام مجدکم۔ پس از ابراز لوازم مکرمت واحترام گذارش آنکہ۔ یہ عاجز گنہگار معافی چاہتا ہے۔ جو سابقاً نیاز نامجات ارسال کئے تھے اور اس میں آپ کو مقلد سید احمد نیچری کا تحریر کیا تھا۔ یا کوئی اور لفظ خلاف ادب تحریر ہوگیا ہو یا آپکے غائبانہ کوئی لفظ برخلاف ذات شریف اور منشار شریف کے زبان پر گذر گیا ہو۔ کیونکہ وہ وقت نادانی اور ناواقفی اصل حال کا تھا۔ اس زمانہ میں جو ظلمات کا دورہ ہے اور ہر طرف سے دیکھا جاتا ہے۔ جو فروش گندم نما۔ اوّل اپنی خوبیوں کو ظاہر کرتے ہیں پھر وہ اپنی دنیا طلبی دکھلاتے ہیں۔ یہ بڑی احتیاط کا زمانہ ہے۔ اگر احتیاط نہ کرے۔ تو سلامتی ایمان کی ناممکن ہے۔

اشتہارات اور آوازہ تصنیفات سید احمد کے دیکھ سنکر میں نے ایک دوست کو مشورہ دیا تھا کہ تصنیفات اس کی منگا لینی چاہئیں۔ تاکہ دیکھ کر اصلیت سے واقفیت پیدا ہوگی۔ چنانچہ اس نے اپنا روپیہ صرف کیا جب ان کو دیکھا معلوم ہوا کہ یہ جانب دین سے بالکل پردہ ڈالتے ہیں اور ظلمت کو زیادہ کرتے ہیں اور جیفۂ دنیا کی طرف زور سے پکڑ کر زنجیر سنگین ڈالکر کھینچے لئے جاتے ہیں۔ اس واسطے بندہ کو افسوس اس مشورہ سے ہوا جس دوست کو مشورہ دیا تھا۔ اس کی تعلیم اور صحبت مستعد ہوگئی تھی۔ اس نے اس کی طرف توجہ مبذول کرلی اور اس کے مسائل پر قائم ہوگیا۔ چونکہ مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نیش نہیں کھاتا۔ اور چھاچھ کو بھی دودھ کی طرح گرم سمجھکر پھونک پھونک کر نوش کرتا ہے اس واسطے آپکے اشتہار کو بھی دیکھ کر احتیاطاً اوسی قسم کا سمجھا تھا۔

اب اتفاقیہ مجھ کو دو جلدیں سوم و چہارم کتاب آپ کی دستیاب ہوگئیں۔ اور اول سے آخر تک مطالعہ میں آگئی ہیں۔ اور اس عاجز کو وہ ایسی برخلاف تصنیفات سید احمد سے معلوم ہوئی ہیں۔ گویا زمین آسمان کا فرق ہے۔ یعنے وہ دنیا کی طرف سے جانے کا زور دیتے ہیں۔ اور آپ کی کتاب دین کی طرف لیجاتی ہے وہ خیالات جو دین اور اہل دین سابقین اولین اور متاخرین اور محققین کی جانب سے بجبر موہنہ پھیرے دیتے ہیں اور شکوک اور توہمات دین اور قرآن شریف اور نبوت صلے اللہ علیہ وسلم پر اثر ڈالتے ہیں اور دجالان سے کسی کے دل میں کسی وقت پیدا ہوتے ہیں اون کی بڑے زور شور سے بیخکنی کرتی ہے اور انوار اور برکات کے نزول کے سبب ہوتی ہے۔

اس زمانہ میں جو مذاہب باطلہ اور اعتقادات ناحقہ نے بسبب منتشر ہو جانے اور پڑھائے جانے علم منطق اور فلسفہ اور ریاضی وغیرہ کے مخالف دین متین کے عموماً رواج اور شہرت پاکر مسلمانوں کے دلوں پر اثر کرکے حقیقت دین اسلام اور قرآن شریف پر پردہ ڈال رہے ہیں اور نیچری اور عیسائی اور سماج اور معرم سماج مقابلہ پر کھڑے ہوگئے ہیں اور مسلمانوں میں نادانی اور بے علمی اور مفقود ہونے وجود علماء راسخین کے سبب سے مخالفین کے تفوہات نے تیر ڈال دیا ہے۔ ضرور تھا اور لازمی تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کسی ایسے شخص کو واسطے محافظت اپنے دین حق کی کرتا۔ جو مخالفین کا من کل الوجوہ مقابلہ کرتا۔ اور عام خاص کو تزلزل

سے بچایا۔ سو شکر ہے خداوند کریم رحمان و رحیم کا کہ ہندوستان مین آپ کی ذات کو یہ شرف دیا اور اپنے نبی مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو ایسے نازک وقت مین کہ جب اون کی دنیا مین کہین نہ حکومت باقی ہے نہ ثروت نہ قدر و منزلت ملک پر ہر جگہ ذلیل نظر آتے ہین۔ تقویت بخشی۔ دُعا ہے اُسی سے جو سب کا خالق اور حاکم رب العالمین ہے کہ آپکے الہامات کے منشاء اور اثر کو جیسے اوسکی مرضی ہے پورا کرے۔ ہندوستان مین اس وقت اور ملکون سے زیادہ اوسکی ضرورت تہی۔ سو شکر ہے ایسے ہندوستان مین آپکو شرف دیا۔ جو آپنے اپنی کتاب کے متن اور حاشیون مین حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم و قرآن شریف کے باب مین درج فرمایا ہے اوس مین کوئی مسلمان جاہل اور عالم سوائے امنّا اور صدقنا کے زبان پر نہین لا سکتا۔ ہان وہ زبان لکہوے جس کو دین اسلام سے ظاہر و باطن مین مس نہ ہو اور شرم و حیا ہی نہ ہو۔ البتہ جن اشخاص کو حسد و تکبر غالب ہوگا وہ آپکے الہامات اور پیشگوئیون پر اعتراض کرین گے مگر اس عاجز کے خیال مین نہین آتا وہ ایسا کیون خیال کرتے ہین یا کرین گے۔ جب گذشتہ اولیاء اللہ اور عالمان دین سے ایسے الہامات اور کشف اور کرامت سنتے دیکھتے رہے ہین اور ہر مست مدہوش دیوانہ کے درپے واسطہ حاصل کرنے پیشگوئیون کے پھرتے رہتے ہین اور اوسوقت کچھ لحاظ اتباع سنت ہونے یا نہونے اوس شخص کا نہین کرتے بلکہ خلاف مذہب کے ایسے لوگون پر خیال نہین کرتے۔

جب ہم ایام گذشتہ مین جسکو سو برس نہین گذری جن کے دیکھنے والے اب تک موجود ہین۔ خاندان شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اور انکی اولاد ... ... سید احمد صاحب مرحوم بریلوی کو دیکہہ سُن چکے ہین اور انکی کتابون کو معائنہ کر چکے ہین اور اس مین اس قسم کے الہامات اون کے پڑھ چکے ہین پھر ہم اب کسی شخص پر اعتراض کرین جس اس قسم کے حالات وارد ہون اور معلوم ہون کیونکر انکار کے مستحق ہو سکتے ہین جب عموماً اس خاندان کی افضلیت اور باکمال ہونے کے قائل ہین یہ قائل ہونا خاص کسی پر منحصر نہین۔ اہل اسلام ہندوستان کیا اہل ہنود بھی تعریف اور توصیف سے یاد کرتے ہین اور اعتقاد اپنا جتلاتے ہین اس عاجز نے جب سے ہوش پائی ہے اسی خاندان کو اپنا پیشوا گردانا ہے۔ اگرچہ

بندگان عاجز کے بھی ایسا خیال کرتے رہے اور محبت پوری بجالاتے رہے ہین۔ اون کی تصنیفات اور تالیفات جہان تک ممکن ہوئی مطالعہ کرتا رہا ہے اور جو اون کے خاندان کا آدمی مل سکا اون سے صحبت کا فیض حاصل کرتا رہا ہے اور اقوال پسندیدہ اور افعال حمیدہ کو ذہن نشین کر کے اس زمانہ کے اشخاص واعظ اور علماء کے اقوال افعال کے قبول کرنے کیواسطے اونہین کو معیار مقرر کیا ہے چونکہ آپ کی کتاب جو مطالعہ کی گئی ہے بیان کے طریقہ اور خیالات دینی سے متفق پایا اس واسطے اسکو ملنا اور تحسین آفرین کی صدا دل سے بلند ہوئی ہے اور آپ کے اقوال کو معتبر تصور کرتا ہون۔ جو زبانی مولوی عبدالقادر خلف عبد اللہ غزنوی یالوی نے مجہہ سے بیان کیا۔ کہ آپکے مولوی سید احمدؒ صاحب نے جو دیوبند کے قریب رہتے ہین جوان صالح فرمایا اون کی درخواست پر توجہ تہین فرمائی اس سے بھی مجہہ کو آپکی تصدیق کی تقویت ملی ہے کہ وہ لوگ بھی صاحب ظاہر و باطن ہین اور جن کا خاندان بھی ہندوستان مین لاثانی ہے اپنر انوار الٰہی کا اثر پایا جاتا ہے یہ بھی ظاہر کرنا کچھ نقص نہین معلوم ہوتا۔ کہ مین اپنے حال پر اور اہل دین کے خیالات پر جو بندہ کو معلوم ہوئے ہین کہ جو عموماً حالات مخالفان زمانہ دیکھ سن کر فکر کرتے ہین تو اس وقت ویسے سوالات دل مین پیدا ہوتے ہین اور ان کے جوابات بہی اس وقت پیدا ہو جاتے ہین جس کو آپنے بشرح اور مفصل طور پر اپنی کتاب مین درج فرما کر مشتہر فرمایا ہے اس سے یہ مراد حاصل ہوتی ہے کہ ملاء اعلےٰ مین تو یہ اس طرح کہا اور جس کا انعکاس اس عالم فانی مین ہوتا ہے مگر جس قدر جسکی استعداد ہے اسپر اثر کرتا ہے آپکی جیسے استعداد مخلوق فرمائی گئی آپ پر اسی قدر اثر ظاہر ہوا آپ کو خلعت اس فخر کا پہنایا گیا اللہ تعالیٰ اپنی عنایت رحمانی سے روز افزون شرفیاب فرماوے جو اشارات اور بشارات آپ پر نازل ہوئے ہین اُسکو اعلان فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

یہ کتاب ایسی اس زمانہ مین ہے جسکی ہر جگہ رائج ہونے کی ضرورت ہے آپ کی تجویز پر سوائے احسنت کے اور کچھ زائد کرنا مناسب نہین ہے مگر دست بستہ نیک نیتی سے عرض کرتا ہون اُمید ہے کہ باوجود اس قدر بلند منزلت کے ناگوار نہوگا اسوقت تعداد قیمت اوسکی بہی حالات مسلمانون پر گران ہے اور تابع رواج اور اشتہار کے

ہو رہی ہے اکثر غریب مسکین آدمیون کو شوق دین کا ہوتا ہے متمول آدمیون کو تو اپنے اشغال سے فرصت ہی نہین ہوتی کہ توجہ دنیا سے دین کی طرف کرین اس واسطے کم استطاعت آدمی قیمت سُنکر خاموش رہ جاتے ہین۔ کیا آپ قدر و منزلت سے زیادہ سمجھتے ہین جب آپنے کل اوقات اور جائداد اس کار خیر مین مستغرق کر دی ہے اور آپکا درجہ اعلیٰ ملاء اعلیٰ مین ہے اس وقت اس فیضان عام کو کیون محدود کیا گیا ہے استمداد منعم حقیقی پر ہے کیون تعلق چھوڑا نہین گیا۔

اب یہ عاجز اپنا حال عرض کرتا ہے کہ ابتداء سے عاجز کو مطالعہ کتاب کا خصوص دینی اور تواریخ کا اس قدر خیال ہے جب کتاب دستیاب ہو۔ کسیوقت صبر نہین آتا جب تک اول سے آخر تک مطالعہ نہ کر لی جاوے اور جو آپ خرید کتب ہاتے کے کچھ شوق نہین معلوم ہوتا بلکہ روک ہو جاتی ہے کبھی اپنے ذہن مین مالیخولیا اس کو قرار دیتا ہون اور کبھی بُخل۔ مگر یہ عادت بدلتی نہین وجہ اس عادت کی یہ ہے کہ ایام شباب مین جب ایک دفعہ کسی کتاب کو مطالعہ کر لیا یا کوئی واقعہ سن لیا یا سامنے گذر گیا جسوقت بروقت ضرورت خیال کیا جاتا تہا یاد آجاتا تہا سہو نہین ہوتا تہا اور دوسری دفعہ کسی کتاب کو مطالعہ کرنے سے طبیعت نفرت کرجاتی تہی اب ذرا زیادہ غور سے یاد آتا ہے بلکہ جب کوئی خود کوشے یاد آتا ہے جناب سے درخواست کرتا ہون کہ اگر یہ باعث بُخل کے ہو تو دُعا فرماوین کہ خدا تعالیٰ نجات بخشے۔

حسب حال اپنی درخواست کرتا ہون کہ یہ کتاب بندۂ عاجز کو آپ محض خدا کے واسطے عطا فرماوین اگر خدا کی مرضی ہو کیونکہ بندہ کا کچھ اختیار نہین۔ تو یہ عاجز حسبتاً للہ نہ بلحاظ قیمت محض بنظر حصول خوشنودی خداوند تعالیٰ کے نذر نقد جلد ارسال خدمت کریگا۔ اگر اب کتاب عطا فرمائی ہو جسقدر اب تک طبع ہو چکی ہے۔ تو ۲۰ جنوری سے پہلے عطا فرمائی جاوے کیونکہ بندہ اس درمیان مین غیر حاضر اپنے مقام سے رہیگا اپنے وطن قصبہ سرادہ چوکی کلہر کہدہ ضلع میرٹھ مین جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اگر بعد تاریخ مندرجہ بالا عنایت کرنے ہو تو ۲۰ فروری تک مقام مندرجہ بالا مین ارسال کرنے چاہیئے۔ اور پھر کیوں تہلا مین بھیجدینی مناسب ہے۔ اگر وطن مین پہونچ جاویگی امید ہے وہان دیکھ کر اور بہت خواہشمند ہون اور خیالات جو اس عاجز گنہگار کے دل مین واسطے دین کے مستحکم ہوتے تھے اونہین سے اکثر تو مطالعہ کتاب

سے ظاہر ہو گیا کہ اس کتاب نے پوری کر دی اور اُمید ہے کہ اتفاق بھی جیسے ضرورت ہے اس سے پیدا ہو اور نفاق کی بیخکنی ہو مگر یہ خیال کہ عام خاص مسلمان پانچوں شرائط اسلام بجا لایا کریں یا جس میں نقص ہے اس کو پورا کریں - تب ترقی ہو گی اور منجملہ اس کے ایک زکوٰۃ ہے جو باب فرض ہونا اس کا عام لوگوں کے خیالات سے مفقود ہو گیا ہے اس کو نہ در دیکھ رائج دیا جاوے اپنا خیال اکثر واعظوں پر ظاہر کیا گیا اور کئی سے موقعہ موقع پر جتلایا گیا کہ مجلس اور کمیٹی مقرر کر کے کیوں اس کو جاری نہیں کرتے جس سے ایسے اخراجات دینی کے اور چندہ وغیرہ بآسانی دئے جا سکیں صاحبان امرتسر نے چرم قربانی کا تو مدرسہ اسلامیہ کے لئے جمع کرنا قرار دیا مگر اس طرف توجہ نہیں کی - جناب توجہ باطنی اگر اس پر فرما کر اور دعا اور التجا بجناب باری کر کے خلق کو توجہ دلا دیں تو عام خاص اہل اسلام کو فائدہ مند ہو گا۔

اب یہ عاجز گنہگار السلام علیکم پر اس عریضہ کو ختم کر کر التجا کرتا ہے کہ اوقات عزیز میں یاد رکھ کر دعائے خیرات درستی دنیا و آخرت کے مشرف فرمایا کریں - معروضہ ۲۲ فروری ۱۸۸۵ء روز چہار شنبہ ۔

عریضہ نیاز گنہگار محمد ولی اللہ از کپورتھلہ

مہمان نوازی

حاجی پورہ میں ایک شب وعظ ہوا بعدم منشی حبیب الرحمان صاحب نے جو حق ... مہمان نوازی اور خاطرداری کا ادا کیا اس کا اندازہ شاید اس خط سے لگ سکے - جو کہ میں نے انہیں بنگہ سے لکھا تھا۔ اس واسطے وہ خط درج ذیل کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

محبی اخویم منشی حبیب الرحمان صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - یہ عاجز آنمخدوم سے رخصت ہو کر بخیریت بنگہ میں پہنچ گیا ہے - بمبو کارٹ کا گھوڑا دیکھنے میں آنکھو لاغر اور سست معلوم ہوتا تھا مگر بہ جیسوں سے بدرجہا قوی اور چست ثابت ہوا کیونکہ منزل مقصود پر نہ صرف خود ہی پہنچ گیا بلکہ پانچ چھ سواریوں کو بھی لے گیا حالانکہ یہاں ہنوز سرگردانی اور آوارہ گردی راتدن کا شغل ہے ایھا الامام ہم پر رحم فرما - ہمارے گناہوں کو بخش اور ہمیں صراط مستقیم پر چلا تو کہ ہم اپنے مقصود و مطلوب کو پالیں اور اپنی مرادوں میں کامیاب ہو جاویں آپ جیسے مہمان نواز کے در دولت پر عاجز کو جو آرام تھا اسے چھوڑتے وقت صرف اس کلمہ طیبہ میں سہارا ملتا ہے - کہ حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم - اس زمانہ میں جب کہ یورپ میں تہذیب کے اثر سے مہمان کی خاطرداری کے الفاظ تو خوش کن شاید کچھ عرصہ تک لغت کی کتابوں سے ہی مفقود ہو جاویں آپکا گاؤں کوئی عرب کا قریہ اور آپ کا گھر کسی عربی سردار کا معلوم ہوتا ہے کیونکہ مہمانداری کے تمام لوازمات کی تہدا شت کی مگر نہ صرف آپ کو بلکہ شاید آپ سے بڑھ کر آپ کے اہل بیت کو ہوتی ہوئی میں نے دیکھی ہے - اگر یہ توجہ صرف مجھ پر ہوتی تو میں خیال کرتا کہ ایک خاص تعلق کا نتیجہ ہے - مگر جب میں نے دیکھا کہ آپ کے دسترخوان کی وسعت دور تک پہنچی ہوئی ہے - تب مجھے یقین ہوا کہ یہ خاندان رحمانی کی فطرت کا تقاضا ہے - قریہ کے لفظ کا صحیح مفہوم حاجی پورہ میں پایا جاتا ہے حضرت مرحوم و مغفور مرشدنا و مہدینا علیہ و علے مطاعہ الصلوٰۃ والسلام والبرکات و علے آلہ و خلفائہ فرمایا کرتے تھے کہ عرب میں گاؤں کو قریہ اس واسطے کہتے ہیں کہ اس میں مسافر کی مہمان نوازی کی جاتی ہے ایسے میزبان تو بہت ہوں گے جو مہمان کے واسطے ہر طرح کے سامان آرام کے مہیا کر دیں - لیکن ایسا کون ہو گا جو اپنے سارے کام کو چھوڑ کر راتدن مہمان کی خاطر میں مصروف رہے اور پھر جب وہ جانے لگے تو خدا کے حضور میں توجہ کر کے اُسے پھر ٹھہرا لینے کے سامان مہیا کر دے - بڑی خوبی جو آپکی خاطرداری میں میں نے دیکھی وہ یہ ہے کہ آپ مہمان کو ٹھہرا رکھنے کے اصرار میں اس حد تک نہیں پہنچتے جو خاطرداری کے برخلاف ہو جاوے اور مہمان کی ضرورتوں اور آرام کو مقدم سمجھ کر اُسے اسکی مرضی کے مطابق رخصت کرنے کے لئے اپنی طبیعت پر جبر کر لیتے ہیں میرے مکرم دوست منشی عبد الحمید خان صاحب بھی اگر اس امر میں آپ سے سبق حاصل کریں تو خوب ہو کیونکہ وہ تو مہمان کو رخصت ہونے ہی نہیں دیتے۔ میرا ارادہ تھا کہ میں جالندھر کے ضلع کا کام ختم کر کے واپسی پر ایک شب کپورتھلہ اور ایک شب امرتسر قیام کروں امرتسر میں تو کچھ اور کام بھی ہے اور کپورتھلہ میں احباب کی ملاقات کا شوق ہے اور یہ خیال بھی ہے ضلع جالندھر کی پرلی سرحد سے واپس ہو کر یکدفعہ قادیان جانا شاید مناسب نہ ہو کیونکہ تبدیلی آب و ہوا رفتہ رفتہ کرنی مناسب ہوتی ہے - مگر اس خوف سے میں نے کپورتھلہ کا ارادہ منسوخ کیا ہے کہ اگر وہاں ایک دفعہ چلا ہو گیا تو احباب بالخصوص خانصاحب کا اصرار پھر ایک ماہ میں وہاں سے نکلنے نہ دیگا - میزبان کے واسطے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ مہمان کی فرصت اور آرام کو نگاہ رکھے آپ نے کیا خوب کیا کہ صبح کیوقت کھانا کھلا کر رخصت کرنے پر اصرار نہ کیا اور ٹھنڈے وقت میں مجھے بنگہ کو آنے دیا جس سے میں یہاں بڑے آرام سے پہنچ گیا برخلاف اس کے جس دن میں صریح سے جالندھر کو واپس آیا تھا۔ اس دن مولوی عمر الدین صاحب نے باصرار تمام کھانا کھلانے سے پہلے نہ آنے دیا اور ایک پُرجوش دوست میاں شہاب الدین صاحب کچھ اور بھی اس قسم کی کوششیں کرتے رہے کہ وہاں سے چلتے چلتے دس بجے کے قریب وقت ہو گیا صریح سے نکودر چار میل کا فاصلہ پیادہ پا آنا تھا - نکودر میں ایک ہندو صاحب سے ملنے کا وعدہ تھا جن سے صریح کو جاتے ہوئے بمبو کارٹ میں ملاقات ہوئی - یہ صاحب صوفیوں کے شاعرانہ کلام کو بڑے شوق سے پڑھ رہے تھے اثنائے گفتگو میں الا بذکر اللہ تطمئن القلوب کی تفسیر جو میں نے انہیں سنائی تو انپر ایک وجد سا طاری ہوا تھا ایک بے تعصب آدمی میں نیک بات ان کے دل پر اثر ہوتا ہے اُن کا نام ہری ہر ہے - انکی ملاقات کے بعد جب گاڑی پر سوار ہوئے - تو میں دوپہر کا وقت تھا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دن اور رات سردرد میں مبتلا رہا اس سے میاں شہاب الدین یاد تو بہت آئے اور ان کیواسطے دعائیں بھی نیک کیں پر کیا ہی خوب ہوتا اگر وہ وقت پر مجھے رخصت کر دیتے اور میں ٹھنڈے ٹھنڈے مقام پر پہنچتا جیسا کہ آج صبح آپ نے کیا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور آپکے تقوےٰ اور نیکی میں ترقی بخشے - یہ خط غالباً لمبا ہو گیا ہے اس واسطے اب ختم کرتا ہوں - حافظ صاحب محبوب الرحمان اور مرزا محمد اسماعیل کی خدمت میں السلام علیکم عرض - بچوں کو پیار - اندر بھی سلام عرض کر دیں - کل یہاں جمعہ کا خطبہ اور پبلک لیکچر ہو گا - انشاء اللہ تعالیٰ - پھر کریام کو جانا ہو گا - غالباً ۱۷ - مئی کو میں حاجی پورہ میں پہنچ جاؤنگا - انشاء اللہ - والسلام

خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ از بنگہ ۹ مئی ۱۹۰۶ء

اسی جگہ حاجی پورہ میں مرزا محمد اسمٰعیل صاحب احمدی پٹواری علاقہ ریاست سے ملاقات ہوئی جو بہت ہی سادہ مزاج نیک آدمی ہیں اور منشی حبیب الرحمان صاحب کے دوست منشی عبد الحمید صاحب منصرم اور مولوی کمال الدین صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔

منشی حبیب الرحمان صاحب اسباب کے ہمیشہ ہمراہ پہنچایا ہے

رہتے ہین کہ کسی احمدی بھائی سے اون کی ملاقات ہو اس واسطے مین سفارش کرتا ہون کہ جو صاحب پھگواڑہ سے گذرین وہ ضرور انہین ملا کرین۔

حافظ محبوب الرحمان صاحب برادر منشی حبیب الرحمان صاحب - ایک خوش الحان قاری اور حافظ قرآن شریف ہین - حضرت اقدس مرحوم مغفور نے کئی ماہ تک حافظ صاحب کو قادیان مین ٹھہرا رکھا تھا اور ان سے قرآن شریف ہر روز سنا کرتے تھے بلکہ حافظ صاحب کو کہا تھا کہ اسی جگہ قادیان مین رہین حافظ صاحب کا لہجہ قرآن خوانی کا بہت ہی دلکش ہے ایسا دل چاہتا ہے کہ انسان ان سے قرآن شریف سنتا رہے۔

اب مین اس رپورٹ کو اس دعا کے ساتھ ختم کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عاجز کے گناہون کو بخشے اور پردہ پوشی کرے آئندہ نیکیون کی توفیق دے اور اپنی رضا عطا فرمادے - آمین -

خلاصہ رپورٹ دورہ

اب مین سارے دورے کا خلاصہ پیش کرتا ہون

(۱) یہ دورہ پورے تین ماہ مین ختم ہوا۔

(۲) گورداسپور - امرتسر - جالندھر تین اضلاع اور ایک ریاست کپورتھلہ اس دورہ مین دیکھے گئے۔

(۳) ساٹھ نو مریدین نے بیعت کے خط لکھے۔

(۴) اخبار بدر کے واسطے اسّی نئے خریدار بنے۔

(۵) قریباً پچاس بار وعظ کیا گیا۔

(۶) آٹھ جگہ نئی انجمنین قائم کی گئین۔

(۷) اس دورہ مین قابل نوٹ مفصلہ ذیل باتین دیکھی گئین احباب سیکھوان کا اخلاص - مدرسہ احمدیہ تلونڈی کی رونق - انجمن امرتسر کی مفصلات کے انتظام سے لاپرواہی ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب کے چھوٹے بچون کا مجمع شرافت چوہدری اللہ داد خان صاحب ہلاکوالے کی لیاقت جنڈیالہ کے سارے گاؤن کا احمدی ہونا - تونڈی گل کے گرد و نواح مین مولوی نور احمد صاحب کا اثر - مخالف مولویان فتح گڈھ کی بے زبانی - احباب کپورتھلہ کی حضرت مرحوم سے محبت - جماعت بنگہ کا خشوع شہر جالندھر کا احمدیت کے اثر سے خالی ہونا مصری شاہ

کا مجذوبانہ کلام - حاجی پورے کی مہمان نوازی - حافظ محبوب الرحمٰن کی قرآن خوانی۔

(۸) اس سفر مین سب سے بڑا فائدہ جو مینے اٹھایا وہ یہ تھا کہ حضرت مرحوم آپ کی اولاد - حضرت خلیفۃ المسیح - بدر میان معراج الدین صاحب اور دیگر دوستون کیواسطے بالخصوص جنہون نے یاد دلایا - بہت بہت دعاؤن کا موقعہ ملتا رہا - اللہ تعالیٰ رحیم کریم اپنے فضل سے قبول

الخطبۃ

نکاح ہوگیا منشی فیاض علی صاحب سراوہ سے تحریر فرماتے ہین - احمدی قوم کیواسطے اخبار بدر بہت مفید ثابت ہوا ہے مین اسکا مشکور ہون (جزاکم اللہ خیرا) میری طرف سے لڑکی کے رشتہ کی نسبت اشتہار آئندہ درج نفرمایا جاوے - شیخ عبد الرشید صاحب احمدی صدر بازار میرٹھ جو امیر آدمی ہین ان کے فرزند ارجمند سے عقد نکاح ہوگیا - احمدی جماعت سے دعا مستدعی ہون۔

۲ - ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل پنجاب مین کاروبار کرتے ہین بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقہ جات دہلی اور اس کے قرب و جوار مین نکاح کرنا چاہتے ہین - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۳ - ایک شریف خاندان کی ایسی لڑکی کی نسبت کیواسطے جسکی عمر ۱۴ سال ہے - قرآن شریف خواندہ اردو اور ریاضی مین چھٹی جماعت تک تعلیمیافتہ عمدہ خوشخط اور کروشی وغیرہ دستکاری کے کام سے خوب اچھی طرح واقف ہے احمدی کے سلسلہ مین ایک ایسے لڑکے شریف خاندان کی ضرورت ہے جسکی عمر ۱۹ سے ۲۰ سال تک ہو یا تو خواہ انٹرنس پاس ہو اگر تعلیم اس سے کم ہو تو والدین صاحب ثروت ہون باشندگان میرٹھ سہارنپور - مظفرنگر - علی گڈھ مرادآباد کو ترجیح دیجاویگی - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر - جواب کیلئے مہر کے ٹکٹ آنے چاہئین۔

۴ - ہمارے ایک دوست شیخ نو مسلم دو پشت سے ساکن ریاست پٹیالہ کی صاحبزادی کیواسطے ضرورت نکاح ہے - لڑکی علم دینیات اسلامی سے واقف ہے - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو - ہر خط کے ساتھ مہر کے ٹکٹ واسطے خط و کتابت ہون ورنہ توجہ نہ ہوگی۔

۵ - ایک صاحب نو مسلم - احمدی - نوجوان عمر ۲۵ سال زمیندار ساکن ریاست کپورتھلہ - اضلاع گورداسپور - جالندھر امرتسر - ہوشیارپور مین شادی کے خواہان ہین خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۶ - ایک لڑکی بیوہ عمر قریباً بیس سال اولاد نہین ہے کسی احمدی ہندوستانی سے شادی کی ضرورت ہے - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اور جواب کے لئے مہر کے ٹکٹ ساتھ ہون۔

۷ - ضلع گورداسپور کے رہنے والے ایک احمدی قوم شیخ عمر قریباً ۳۰ سال پہلے بیوی نہین ہے صاحب جائداد و زمین ہین - اپنی جماعت مین شادی کے خواہشمند ہین۔

کون صاحب ہین ایک صاحب جن کا نام طفیل احمد معلوم ہوتا ہے اپنی زوجہ کی بیماری کی تشخیص اور علاج کا انگریزی پرچہ بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح بھیجا ہے مگر اس کے ساتھ کوئی خط نہین آیا جس سے فرستندہ کا پتہ معلوم ہو اسواسطے کوئی جواب نہین دیا جا سکتا۔

ساہد سنگت قادیان مین بعض دوستون نے ملکر ایک مجلس بنام ساہد سنگت قائم کی ہے - جو بالخصوص خالصہ قوم مین تبلیغ و اشاعت کی سعی اپنے ذمہ لیتی ہے پولٹیکل امور سے کوئی واسطہ نہ ہوگا - لیکن گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت کی کوشش ضروری سمجھی جائیگی - اس کے سکرٹری شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی ہین۔

یہ صاحب کون ہین ایک صاحب سمرالہ سے کچھ قصاص کے متعلق لکھتے ہین اور چند اور باتون کی تاکید کرتے ہین - اخیر مین اپنے دستخط اس طرح کرتے ہین [illegible] - جس کا مطلب ہم نہین سمجھ سکے اگر صاحب راقم اپنے نام اور پتہ سے صاف اور خوشخط تحریر مین مطلع فرماوین تو اون کے احکام کی تعمیل ہو سکے

شیخ غلام احمد صاحب واعظ پالم پور سے تحریر فرماتے ہین - کہ وہان کے مولوی فاضل سید ظہور الدین عربی ٹیچر گورنمنٹ اسکول جو اصل مین انبہٹہ ضلع سہارنپور کے ہین بڑے لائق مولوی ہین اور شیخ صاحب کے ساتھ نہایت اخلاص اور محبت سے پیش آئے اللہ تعالیٰ انہین اس قدر دانی کیواسطے جزائے خیر دے۔

شہادت صدیق برادر حسن موسیٰ خان صاحب آسٹریلیا سے تحریر فرماتے ہین "اس ہفتہ مین بندہ کی نظر سے ایک رسالہ گذرا جس کا نام ہے "ضرورۃ المسلمین" مولفہ کتب خانہ اسلامی پنجاب لاہور سنہ ۱۸۹۲ء باہتمام کریم بخش اسلامیہ پریس لاہور مین طبع ہوا - اس مین مناجات...

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اس مناجات کے اخیر میں یہ مصرعہ ہیں۔

این موسیٰ این عیسیٰ این یحییٰ این نوحؑ
انت یا صدیق عاص تب الی المولی الجلیل

جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت صدیقؓ کا عقیدہ تہا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں ورنہ تین فوت شدہ نبیوں کے ساتھ ایک زندہ نبی کا نام ملانا ہنا ئت ہی ناموزون معلوم ہوتا ہے جبکہ صحابہ رضی کے سردار صدیق اکبرؓ کا عقیدہ تہا تو معلوم ہوتا ہے کہ سارے صحابہ جو بصیرت والے اور اہل علم تھے۔ یہی عقیدہ رکھتے تہے افسوس ہے کہ اس زمانہ کے مسلمان علماؤں کا عقیدہ بابت حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کے بالکل صحابہ کے برخلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ہم سب کو ہدایت نیک دیوے۔

بعض وقت عاجز آپ کے نام یہاں کے اخبارات بہیجا کرتا ہے جنہیں کچھ ضروری مذہبی یا اخلاقی وغیرہ مضامین ہوتے ہیں ایسے اخبارات جو۔۔ مختلف ملکوں سے آیا کرتے ہیں اگر ان کا ایک فائل دارالکتب احمدیہ میں رکہا جاوے تو خالی از فائدہ نہ ہوگا کیونکہ آیندہ نسلوں کو اس زمانہ کے خیالات و حالات مذہبی و اخلاقی کی تحقیقات کے لئے بہت مفید ہوگا جس سے حضرت اقدس کی۔۔۔ بعثت و ظہور کی ضرورت کو آیندہ نسلیں یقینی طور سے مان لیں گی۔ جس طرح کہ آجکل ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے متعلق اس وقت کی قوموں کی جہالت اور نبی کریم کے آنے کی ضرورت بتاتے ہیں آپ صاحب خود اس بارے میں خوب جانتے ہیں اس عاجز کے صلاح دینے کی حاجت نہیں۔ بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح و جملہ بزرگان دین سلام علیکم قبول باد۔

خاکسار حسن بن موسیٰ خان افغان احمدی

راجوری میں اولہ باری

برادر عبد الرحمان خان صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ راجوری سے ایک آدمی آیا اور اس نے بیان کیا کہ کوئی بیس گاؤں میں آسمان پر سے برف کے اولے پڑے جن کا وزن ایک ایک گولے کا سوا سوا پاؤ تہا۔ قریب دو سو کے آدمی ان گولوں سے ہلاک ہو گئے۔ اور مال مویشی اتنے ہلاک ہوئے کہ ڈہیروں کے ڈہیر لگ گئے۔
یہ غضب الٰہی کا نشان ہے۔

دردِ دل

صاحبزادہ محمود احمد صاحب سیر ملک کشمیر میں تشریف لے گئے ہیں اور میرے لئے اپنا پُر سوز کلام اور تڑپانیوالی یاد چہوڑ گئے ہیں۔

مئے عشقِ خدا میں سخت ہی مخمور رہتا ہون
یہ ایسا نشہ ہے جسمیں کہ ہر دم چور رہتا ہون

وہ ہے جو میں نہان۔ غیروں سے پردہ ہے اکا زم
نہیں تو چشم بدبینان سے میں مستور رہتا ہون

قیامت ہے کہ وصل یار میں بہی رنج فرقت ہے۔
میں اس کے پاس رہ کر بہی ہمیشہ دور رہتا ہون

لیا کیوں دشتہ پدری وفاداری نہ کیوں چہوڑی
نگاہِ دوستاں میں۔ میں جبہی مقہور رہتا ہون

مجہے اس کی نہیں پروا کوئی ناراض ہو بیشک
میں غداری کی سرحد سے بہت ہی دور رہتا ہون

مجہے فکر معاش و پرشش دہر کا الم کیوں ہو
میں عشقِ حضرتِ ایزد میں جب مخمور رہتا ہون

تڑپتے دین کی مجہ کو اسے دنیا کی لالچ ہے
مخالف پر ہمیشہ میں تبہی منصور رہتا ہون

اسے ہے قوم کا غم۔ اور میں دنیا سے رہتا ہون
میں آب اس دل سے تا ہوں بہت مجبور رہتا ہون

سوزِ دل

(خاکسار اکمل عفی اللہ عنہ)

میں آبادی میں رہ کر بہی بیابانوں میں رہتا ہون۔
ہوا وحشت پسند ایسا کہ ویرانوں میں رہتا ہون

اذاں بن کر میں ناقوس برہمن میں سے نکلوں گا
یہ باعث ہے مسلماں ہو کے بُت خانوں میں رہتا ہون

"خوشی روتی ہے جس کو میں وہ محروم مسرت ہون"
بروز عید بہی گویا عزا خانوں میں رہتا ہون

یہ کیسی کفر کیشی ہے یہ کیسی بُت پرستی ہے
بتان کفر زا کے منظر ستانوں میں رہتا ہون

مرا قصہ جو سننا ہو زبانِ شمع سے سن لو
سراپا سوز ہون پُر درد افسانوں میں رہتا ہون

مری نغمہ سرائی کے ہیں چرچے بوستانوں میں
میں بُلبل ہوں مگر آشفتہ بیابانوں میں رہتا ہون

میں اک آئینہ رو کی یاد میں تصویر حیرت ہون
میں اک زُلفِ معنبر کی پریشانوں میں رہتا ہون۔

مری صورت خدا نے اپنی صورت پر بنائی ہے
بوصف احسن التقویم قرآنوں میں رہتا ہون

میں کرمنائی آدم کی تفسیر مجسم ہون۔
میں لفظ کُن کا معنی ہوں جو انسانوں میں رہتا ہون۔

کیا ہے گوہر عقل و خرد کا نذر رشتہ خوبان
مری فرزانگی ہے یہ کہ دیوانوں میں رہتا ہون

صدا دی زور سے یہ درد دل نے اُٹھ کر پہلو سے
ندیم عاشقاں ہوں میں گدا خانوں میں رہتا ہون

ادہر پیغام رحلت کوئی دم میں آنیوالا ہے
ادہر میں اور ہی دنیا کے سامانوں میں رہتا ہون

حضوری گر نہیں۔ تو بہی تعلق کچھ نہ کچھ ہو تا
میں چل کر آج ہی سے آن دربانوں میں رہتا ہون

پریشان حالی و درماندگی میری کچھ نہ پوچھو
الجھ کر گیسوئے پیچاں سے میں شانوں میں رہتا ہون

مری آنکھوں میں اک تصویر پہرتی رہتی ہے ہر دم
جسے میں یاد کر کر کے غزلخوانوں میں رہتا ہون

کبہی قید معاصی میں کبہی قید مصائب میں
مرا جینا بہی کیا جینا ہے زندانوں میں رہتا ہون

یہ دنیا کے بکھیڑے مجکو اچھے ہی نہیں لگتے۔
یگانوں میں ہی ایسا ہوں کہ بیگانوں میں رہتا ہون۔

وہ عاری فضل سے خوب ہے جو کہتا ہے مجہے ننگا
لباس اپنا ہے تقوے اور عُریانوں میں رہتا ہون

یہ گر کر طفل اشک آنکھوں سے بولا میں تو موتی ہون۔
غم واندوہ و رنج و درد کی کانوں میں رہتا ہون

کنار آب حیواں خشک لب مانند ساحل ہون
بوقت وصل بہی ملنے کے ارمانوں میں رہتا ہون

فقط اظہارِ دردِ دل ہے مقصد اپنا شعروں سے
یہ میں نے کب کہا اکمل زباندانوں میں رہتا ہون۔

العزیز نام کا ماہوار رسالہ جو بٹالہ سے نکلتا ہے وہ اب نئے طرز میں عمدہ تبدیلی اور جدید ترتیب مضامین کے ساتھ نکلنا شروع ہوا ہے ادبی اخلاقی چیدہ نظموں کے حصہ کے صفحے الگ کر دئے گئے ہیں اور ایسا ہی اخیر میں ایک ناول کیواسطے بہی جدا صفحات لگائے گئے تا کہ اخیر میں کتاب مکمل ہو سکے۔ قیمت بہت ہی کم ہے یعنے صرف آٹھ آنہ سالانہ ارزانی قیمت تعجب انگیز ہے ملنے کا پتہ۔ قاضی غلام محی الدین اکمل

...یاداران توجہ کرین

...کے نام سنہ ۱۹۰۹ء کا بقایا ہے اُن
...ستہ ہین براے مہربانی اپنے اپنے
...ادا فرمادین۔ کارخانہ مین روپیہ
...رتے ہین۔

...طریقہ

مختصر جامع رسالہ جس مین مسئلہ [illegible]
دلائل اور نماز روزہ کے مسائل
قابل دید ہے صرف ۲۰ جلدین
...ت۔ دفتر بدر سے طلب کرو

حکیم فضل الدین صاحب

حکیم فضل دین صاحب ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہین جنھون نے انہین عیادت کے خطوط لکھے ہین حکیم صاحب موصوف پہلے سے بہت اچھے ہین مگر ہنوز تکلیف باقی ہے اس واسطے احباب سے پھر درخواست دُعا ہے اور ضعف اس قدر ہے کہ کوئی نہایت ضروری خط وطن کو بھیجنا ہو تو وہ بھی کسی سے لکھواتے ہین یہی سبب ہے کہ عیادت کے خطوط کا جواب نہین دے سکے اور اخبار کے ذریعہ سے دوستون کا شکریہ ادا کیا ہے اللہ تعالیٰ انہین جلد شفا دیوے۔ آمین

ایک پُرانی گواہی کی تصدیق

سید محمد علی شاہ صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کاٹھ گڑھ تحریر فرماتے ہین۔ ۲۵ جون ۱۹۰۹ء کو مجمع احباب احمدیہ کاٹھ گڑھ نے ایک جلسہ موضع ٹھیالہ مین کیا تھا وہان ۲۶ جون ۱۹۰۹ء کو تھانہ دار صاحب آگئے۔ تھانہ دار صاحب نے کہا کہ مین اس بات کو تو مانتا ہون کہ حضرت مسیح موسوی فوت ہو گئے ہین ان کی اصل سکونت جال پور ہے جہان کے کریم بخش رہنے والے تھے جنھون نے گلاب شاہ مجذوب کی گواہی دی تھی۔ تھانیدار صاحب بیان کرتے ہین کہ مین چھوٹا سا تھا کہ لوگون سے سنا کرتا تھا کہ مسیح قادیان مین ہوگا۔ گلاب شاہ یہ پیشگوئی کرتے ہین اس وقت مرزا صاحب کو کوئی جانتا نہ تھا۔

تبدیلی

بابو غلام دستگیر صاحب اسپل اسسٹنٹ سال راہون کے دوستون کو اطلاع ہو کہ وہ سنبور سے بدل کر بنجوک ضلع کمتہ علاقہ برہما تشریف لے گئے ہین۔

مہمان خانہ امرتسر

برادرم صوفی غلام محمد صاحب امرتسر سے تحریر فرماتے ہین۔ اخبار بدر کی کسی گذشتہ اشاعت مین ڈاکٹر عباد اللہ صاحب سکرٹری... انجمن احمدیہ امرتسر سے مہمان خانہ کے متعلق اشتہار شائع ہوا تھا۔ جواباً التماس ہے کہ یکم جون ۱۹۰۹ء سے اندرون دروازہ رام باغ کٹڑہ جھنیان متصل حکیم غلام غوث کے کوٹھہ گیا ہے اور یکم جولائی ۱۹۰۹ء سے اس کا باقاعدہ انتظام شروع کردیا ہے۔ مہمان کی آسائش کے لئے متکلف کمرہ اخبارات اسلامی خصوصاً احمدی و دیگر چند کتب موجود ہین۔ آرام کے لئے چارپائی ملیگی۔ پانی کا کافی انتظام ہے کھانے کا انتظام مہمان خود کریگا۔ مہمان کو چند شرائط کا جو مہمان خانہ مین لگائے گئے ہین پابند رہنا ہوگا۔ دروازہ صبح سے رات کے ۹ بجے تک کھلا رہتا ہے۔ والسلام

پتہ بتلائیے

فضل شاہ ولد باقر علی شاہ عمر ۱۲ سال رنگ گندمی قد چھوٹا خوش شکل لکنت زبان [illegible] ساکن [illegible] ملان تحصیل کھاریان ضلع گجرات ڈاک خانہ [illegible] گھر سے ناراض ہو کر کہین بھاگ گیا ہے کوئی صاحب پتہ بتلا سکین تو مہربانی۔

تاریخی نام

جی فی اللہ مفتی صاحب ایڈیٹر اخبار بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا اخبار ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مین درج تھا کہ میان عبد اللہ احمدی راولپنڈی سے اپنے مولود مسعود کیواسطے تاریخی نام چاہتے ہین اس لئے عاجز نے تین نام تجویز کئے ہین جنکو میان عبد اللہ صاحب پسند کرین رکھ لیوین۔ غلام نور ۱۳۲۷ھ - (۲) منظور الکلیم ۱۳۲۷ھ - (۳) منظور یاسین ۱۳۲۷ھ -

آپکی خدمت مین میری طرف سے بعد از سلام عرض ہو کہ مجھ کو پہلا نام بہت پسند ہے کیونکہ نور خلیفۃ المسیح کا نام۔ رسول کریم کا نام۔ اللہ تعالیٰ کا نام ہے آئندہ اختیار۔ [illegible] اور نام رکھنے کی اطلاع عاجز کو ضرور دین اور عاجز کے حق مین دعا بھی کرین کیونکہ ایک عارضون سمیت بعارضہ بخار مبتلا ہون اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے اور سب عارضون سے شفا کلی عنایت کرے یہ اسما سخت بیماری کی حالت مین زبانی سوچ گئے ہین۔ الراقم کرم الدین۔ فارسی مدرس مڈل سکول سردار [illegible] سنگھ۔ ڈنگہ۔ ضلع گجرات

بدر مین نظمین

ہمارے معزز دوست مختار شاہ جہانپوری بدر کے کسی گذشتہ پرچہ مین ایک گری ہوئی نظم کے چھپنے پر شاکی ہین۔ اب عرض ہے کہ اس کے ذمہ دار ہین آپ اور آپ جیسے دیگر معزز دوست جو اعلیٰ سے اعلیٰ نظمین لکھ سکتے ہین اور کبھی اس مرتبہ تک اعانت نہین فرماتے حضرت اکبر تو قسم ہی کھا بیٹھے ہین کہ اب نظم نہ لکھین گے ورنہ آپ شاہد ہین قسم کھائی ہے کہ کبھی بدر کو نظم نہ بھیجین گے اور ادھر نظمون کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مدنظر رکھ کر چھاپنی پڑتی ہین۔ مفصل آئندہ۔

ضرورت

ہمارے ایک احمدی دوست نے سب اوورسیری کا امتحان لاہور مین پاس کیا ہے اگر کسی بھائی کو کوئی جگہ خالی معلوم ہو تو اطلاع دیوین اور کوشش فرماوین۔ والاجر عند اللہ۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

مخدومی المکرم ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب کی وصیت کے متعلق پچھلے اخبار مین لکھا گیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کا خیال نہ تھا کہ وہ تیسرے حصہ جائداد کی وصیت کرین بلکہ اپنے بیٹے عبد العزیز کی تحریک سے انہون نے ایسا کیا لیکن اب ڈاکٹر صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ یہ بات درست نہین ہے میرے ساتھ جو گفتگو ڈاکٹر صاحب کی ہوئی تھی اس سے غالباً غلط فہمی ہوئی جس کے سبب ایسا لکھا گیا اور افسوس ہے کہ اس سے ڈاکٹر صاحب کو صدمہ پہونچا چنانچہ... ڈاکٹر صاحب کے خط کا اقتباس درج ذیل کرتا ہون اور ان سے معافی چاہتا ہون۔

ہان اخبار بدر مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ء جلد ۸ نمبر ۲۵ کو دیکھ کر مجھے سخت صدمہ پہونچا ہے اسمین آپنے لکھا ہے کہ ڈاکٹر الٰہی بخش کا ارادہ تیسرا حصہ املاک وقف انجمن کو کرنے کا نہ تھا بلکہ عزیزم عبد العزیز کی تحریک سے ایسا ہوا یہ بالکل غلط ہے یہ غلط فہمی ہوئی ہے۔ مینے آپ سے ذکر کیا تھا کہ میرا ارادہ تھا اور عبد العزیز سے اس لئے ذکر کیا کہ انکو شاید ناگوار ہو مگر خدا کا شکر کہ اسکو ناگوار نہ ہوا بلکہ اُس نے کہا کہ جو لوگ خدا کی راہ مین مال جان دیتے ہین ان کے کبھی بھوکے نہین مرتے یہ صرف عزیز کی آزمائش تھی۔ ورنہ ہرگز ایسا نہ تھا کہ میرا ارادہ تیسرا لکھنا کا نہ تھا میرا ارادہ تھا۔ مجھکو سخت صدمہ اس تحریر سے پہونچا آپ براہ مہربانی اسکی تردید کردین ورنہ آپ غلط فہمی کے مجرم قیامت مین ہون گے وصیت نامہ بعد موت دفن کی نسبت ...... مینے کچھ نہین لکھا یا کیا اب ہوسکتا ہے اصل مین میرا پکا ارادہ تیسرا حصہ جائداد منقولہ غیر منقولہ وغیرہ انجمن احمدیہ کو دینے کا تھا صرف عزیزم عبد العزیز سے بطور آزمائش پوچھا تھا۔ مجھکو اس تحریر سے سخت صدمہ پہونچا۔ آپ براہ مہربانی فوراً ازالہ اس کا کرین۔ آپکے تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ میرا ارادہ نہ تھا کہ تیسرا حصہ جائداد کا لکھواؤن بلکہ عبد العزیز کی تحریک پر لکھوایا ہے جو ایک بڑی بھاری غلطی ہے یا غلط فہمی ہے۔

خطبہ

شملہ مین ایک دفتری صاحب ماہوار تنخواہ پاتے ہین عرصہ تک ترقی کی امید ہے مکان سرکاری ہے۔ ۲۸ سال عمر ہوشیار ہین۔ احمدی قوم مین نکاح کرنا چاہتے ہین خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

ملازم چاہیئے

انبالہ کی ایک ٹیلر شاپ کیلئے محنتی و دیانتدار احمدی کی ضرورت ہے [illegible] مکان و روٹی مفت۔ انگریزی مڈل سکول تک تعلیم ہو۔ جیسے گورون سے باتین اور خط وکتابت کر سکتا ہو۔ ۳۰ روپیہ تک ترقی دین گے۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

حکیم فضل الدین صاحب

حکیم فضل دین صاحب ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے انہیں عیادت کے خطوط لکھے ہیں حکیم صاحب موصوف پہلے سے بہت اچھے ہیں مگر ہنوز تکلیف باقی ہے اس واسطے احباب سے پھر درخواست دُعا ہے اور ضعف اس قدر ہے کہ کوئی نہایت ضروری خط وطن کو بھیجنا ہو تو وہ بھی کسی سے لکھواتے ہیں یہی سبب ہے، کہ عیادت کے خطوط کا جواب نہیں دے سکے اور اخبار کے ذریعہ سے دوستوں کا شکریہ ادا کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا دیوے۔ آمین

ایک پرانی گواہی کی تصدیق

سید محمد علی شاہ صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ کاٹھ گڈھ تحریر فرماتے ہیں۔ ۲۵ جون ۱۹۰۹ء کو مجمع احباب احمدیہ کاٹھ گڈھ نے ایک جلسہ موضع ٹھیالہ میں کیا تھا وہاں ۲۷ جون ۱۹۰۹ء کو تھانہ دار صاحب آ گئے۔ تھانہ دار صاحب نے کہا کہ میں اس بات کو تو مانتا ہوں کہ حضرت مسیح موسوی فوت ہو گئے ہیں ان کی اصل سکونت جمال پور ہے جہاں کے کریم بخش رہنے والے تھے جنھوں نے گلاب شاہ مجذوب کی گواہی دی تھی۔ تھانیدار صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں چھوٹا سا تھا کہ لوگوں سے سنا کرتا تھا کہ مسیح قادیان میں ہوگا۔ گلاب شاہ یہ پیشگوئی کرتے ہیں اس وقت مرزا صاحب کو کوئی جانتا نہ تھا۔

تبدیلی

بابو غلام دستگیر صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ ساکن لاہور کے دوستوں کو اطلاع ہو کہ وہ سنبوے بدل کر بنجوک ضلع کمبتہ علاقہ بربہا تشریف لے گئے ہیں۔

مہمان خانہ امرتسر

برادرم صوفی غلام محمد صاحب امرتسر سے تحریر فرماتے ہیں۔ اخبار بدر کی کسی گذشتہ اشاعت میں ڈاکٹر عباد اللہ صاحب سکرٹری ... انجمن احمدیہ امرتسر ... مہمان خانہ کے متعلق اشتہار شائع ہوا تھا۔ جو ازاں التماس ہے یکم جون ۱۹۰۹ء سے اندرون دروازہ رام باغ کٹرہ گھیان متصل حکیم غلام محمد کے کوٹھا لیا گیا ہے اور یکم جولائی ۱۹۰۹ء سے اس کا باقاعدہ انتظام شروع کر دیا ہے۔ مہمان کی آسائش کے لئے متکلف کمرہ اخبارات اسلامی خصوصاً احمدی و دیگر چند کتب موجود ہیں۔ آرام کے لئے چارپائی ملیگی۔ پانی کا کافی انتظام ہے کھانے کا انتظام مہمان خود کریگا۔ مہمان کو چند شرائط کا جو مہمان خانہ میں لٹکائے گئے ہیں پابند رہنا ہوگا۔ دروازہ صبح سے رات کے ۹ بجے تک کھلا رہتا ہے۔ والسلام

پتہ بتلائیں

فضل شاہ ولد باقر علی شاہ عمر ۱۲ سال رنگ گندمی قد چھوٹا خوش شکل لکھنا پڑھنا جانتا ہے ساکن بھوان تحصیل کھاریاں ضلع گجرات ڈاکخانہ بھاگ نگر گھر سے ناراض ہو کر کہیں بھاگ گیا ہے کوئی صاحب پتہ بتلا سکیں تو مہربانی۔

تاریخی نام

حبی فی اللہ مفتی صاحب ایڈیٹر اخبار بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا اخبار ۲۴ جون ۱۹۰۹ء میں درج تھا کہ میاں عبد اللہ احمدی راولپنڈی سے اپنے مولود مسعود کیواسطے تاریخی نام چاہتے ہیں اس لئے عاجز نے تین نام تجویز کئے ہیں جسکو میاں عبد اللہ صاحب پسند کریں رکھ لیویں۔ غلام نور ۱۳۲۷ھ (۲) منظور الکلیم ۱۳۲۷ (۳) منظور یاسین ۱۳۲۷۔

انکی خدمت میں میری طرف سے بعد از سلام عرض ہو کہ مجھ کو پہلا نام بہت پسند ہے کیونکہ نور خلیفۃ المسیح کا نام۔ رسول کریم کا نام۔ اللہ تعالیٰ کا نام ہے آئندہ اختیار۔ علاوہ کے پھر تجویز اور نام رکھنے کی عاجز کو اطلاع ضرور دیں اور عاجز کے حق میں دعا بھی کریں کہ چند ایک عارضوں سمیت بعارضہ بخار مبتلا ہوں اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے اور سب عارضوں سے شفا کلی عنایت کرے یہ اسمار بخار ہی کی حالت میں زبانی سوچے گئے ہیں۔ الراقم۔ کرم الدین۔ فارسی مدرس ہائی سکول سردار حاکم سنگھ۔ ڈنگہ۔ ضلع گجرات

بدر میں نظمیں

ہمارے معزز دوست مختار شاہ جہانپوری بدر کے کسی گذشتہ پرچہ میں ایک کٹی ہوئی نظم کے چھپنے پر شاکی ہیں۔ اب عرض ہے کہ اس کے ذمہ دار ہیں آپ اور آپ جیسے دیگر معزز دوست جو اعلےٰ سے اعلےٰ نظمیں لکھ سکتے ہیں ... اس مرتبہ کی اعانت نہیں فرماتے حضرت اکبر تو قسم ہی کھا بیٹھے ہیں کہ اب تو نہ بھیجیں گے اور آپ نے شاید قسم کھائی ہے کہ کبھی بدر کو نظم نہ بھیجیں گے اور اوروں کی نظموں کیواسطے کم ایک کالم کا ہونا ضروری ہے ہمارے شان میں خود حضرت اکمل جیسے اعلیٰ نظم میں ... نظمیں چھپتی ہی ہیں مگر انسان کا حال عجیب ہے بعض اس پر بھی معترض ہیں کہ ایڈیٹر ... اشاف اپنی ہی نظمیں درج کرتا ہے اور بس۔ بعض نظمیں صرف کہنے والے کے اخلاص کو مد نظر رکھ کر چھاپنی پڑتی ہیں۔ مفصل تعدہ۔

ضرورت

ہمارے ایک احمدی دوست نے سب اوورسیری کا امتحان لاہور میں پاس کیا ہے اگر کسی بھائی کو کوئی جگہ خالی معلوم ہو تو اطلاع دیویں اور کوشش فرمائیں جزاکم اللہ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

مخدومی اخویم ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب کی وصیت کے متعلق پچھلے اخبار میں لکھا گیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کا خیال نہ تھا کہ وہ تیسرے حصہ جائداد کی وصیت کریں بلکہ اپنے بیٹے عبد العزیز کی تحریک سے انہوں نے ایسا کیا لیکن اب ڈاکٹر صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ یہ بات درست نہیں ہے میری ساتھ جو گفتگو ڈاکٹر صاحب کی ہوئی تھی اس سے غالباً غلط فہمی ہوئی جس کے سبب ایسا لکھا گیا اور افسوس ہے کہ اس سے ڈاکٹر صاحب کو صدمہ پہونچا چنانچہ... ڈاکٹر صاحب کے خط کا اقتباس درج ذیل کرتا ہوں اور ان سے معافی چاہتا ہوں۔

ہاں اخبار بدر مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ء جلد ۸ نمبر ۲۳ کو دیکھ کر مجھے سخت صدمہ پہونچا ہے اسمیں آپنے لکھا ہے کہ ڈاکٹر الٰہی بخش کا ارادہ تیسرا حصہ املاک وقف انجمن کو کرنے کا نہ تھا بلکہ عزیزم عبد العزیز کی تحریک سے ایسا ہوا یہ بالکل غلط ہے یہ غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں نے آپسے ذکر کیا تھا کہ میرا ارادہ تھا اور عبد العزیز سے اس لئے ذکر کیا کہ انکو شاید ناگوار ہو مگر خدا کا شکر کہ اسکو ناگوار نہ ہوا بلکہ اُس نے کہا کہ جو لوگ خدا کی راہ میں مال جان دیتے ہیں ان کے کبھی بھوکے نہیں مرتے یہ صرف عزیز کی آزمائش تھی۔ ورنہ ہرگز ایسا نہ تھا میرا ارادہ تیسرا لکھنا کا نہ تھا میرا ارادہ تھا۔ مجھے سخت صدمہ اس تحریر سے پہونچا آپ براہ مہربانی اسکی تردید کر دیویں ورنہ آپ غلط فہمی کے مجرم قیامت میں ہوں گے وصیت نامہ بعد موت دفن کی نسبت ......

میں نے کچھ نہیں لکھا یا کیا اب ہو سکتا ہے اصل میں میرا ایک ارادہ تیسرا حصہ جائداد منقولہ غیر منقولہ وغیرہ انجمن احمدیہ کو دینے کا تھا صرف عزیزم عبد العزیز سے بطور آزمائش پوچھا تھا۔ مجھے اس تحریر سے سخت صدمہ پہنچا آپ براہ مہربانی فوراً ازالہ اس کا کریں۔ آپکے تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ میرا ارادہ نہ تھا کہ تیسرا حصہ جائداد کا لکھواؤں بلکہ عبد العزیز کی تحریک پر لکھوایا ہے جو ایک بڑی بھاری غلطی ہے یا غلط فہمی ہے

خطبہ

شملہ میں ایک دفتری میں ۱۸ روپیہ تنخواہ پاتے ہیں ۔۔۔ تک ترقی کی امید ہے مکان سرکاری ہے ۲۸ سال عمر ہوشیار ہیں۔ احمدی قوم میں نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

ملازم چاہیئے

انبالہ کی ایک ٹیلر شاپ کے لئے ایک مخلص و متدین احمدی کی ضرورت ہے فی الحال ۔۔۔ مکان و روٹی مفت۔ انگریزی مڈل تک لیاقت ۔۔۔ اپنے گدوں سے باتیں اور خط و کتابت کر سکتا ہو۔ ۳۰ روپیہ تک ترقی دیں گے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

رسید زر

یکم مئی ۱۹۰۹ء

میاں سرفراز خان صاحب ۱۵۹۲ ع
میاں اقبال علی صاحب ۳۸۳ ع
میاں امام الدین صاحب کریہہ تگ ع

۳ - مئی ۰۹ء

بابو نور الدین صاحب بیاس ۶۴۷ ع
میراں بخش صاحب ۷۶۳ ع
میاں نظام الدین صاحب ۱۸۹۱ عہ

۴ - مئی ۰۹ء

منشی عبد الحکیم صاحب ۱۳۱۸ ع
محمد اسماعیل صاحب قانونگوئی ۱۹۶۶ ۶ر
بابو محمد علی خان صاحب ۱۳۰۷ للعہ

۱۰ - مئی ۰۹ء

منشی گلاب الدین صاحب رہتاس ۵۶۳ ۸ر
ڈاکٹر چراغ دین صاحب ۱۹۱۷ ۸ر
میاں عبد المطلب صاحب مردان ۱۹۱۴ ۸ر
میاں غلام حیدر صاحب ۱۷۹۷ للعہ
میاں محمد الدین صاحب ۱۸۷۳ عہ
بابو فضل کریم صاحب بدیہ ۱۹۲۶ ع
میاں دین محمد صاحب ۱۴۶۶ ع
غلام محمد صاحب گلگت ۱۹۶۹ للعہ
چوہدری محمد حسین صاحب بحساب میاں محمد لطیف صاحب نمبر ۴۲۷ للعہ

۷ - مئی ۰۹ء

میاں محمد عبد اللہ صاحب ۱۲۹۱ ع
منشی ولایت علی خان صاحب ۲۰۴۰ ۸ر
مرزا رحمت بیگ صاحب ۱۸۷۴ ع

۸ و ۱۰ و ۱۲ - مئی ۰۹ء

میاں غلام قادر صاحب نمبر ۲۰۶۸ عا
غلام محمد صاحب کوٹ مومن ۲۳۳۱ عا
مولوی نظام الدین صاحب ۳۶ ع
احمد علی صاحب گول پور ۱۹۲۷ ع
حکیم محمد قاسم صاحب ۲۱۲ ع
محمد دین صاحب سیالکوٹ ۱۰ ۸ر
مستری قادر بخش صاحب ۳۸ ۸ر

(۱۳ و ۱۴ و ۱۵ مئی ۱۹۰۹ء)

میاں ابراہیم صاحب ۲۳۴۰ عہ
غلام حسین صاحب ۱۴۱۹ للعہ
میر اکبر صاحب ہوتی مردان ۲۵۵ ع
میاں محمد بخش صاحب نمبر ۱۶ ع
میاں کرم داد صاحب دوالمیال ۳۲۹ ع
منشی احمد دین صاحب ۱۲ عہ
حافظ فضل احمد صاحب ۱۲۴ ۸ر
میاں غلام رسول صاحب ۱۲۴۰ ع
چوہدری نواب الدین صاحب ۲۶۷ ع
ڈاکٹر رشید الدین صاحب ۲۰۲ صہ
میاں جلال الدین صاحب ۲۱۲ ع
میاں عبد اللہ خان صاحب ۱۷۴۸ ۸ر
الٰہی بخش صاحب نمبر ۴۵۰ ع
نادر خان صاحب ۹۴ از بقیہ صہ
میاں پیر محمد صاحب ۱۵۸۵ عہ
پیر سراج الحق صاحب ۲۳۲۰ ۸ر
عزیز محمد خان صاحب ۲۳۲۱ ع
عطاء اللہ بیگ صاحب ۱۲۸۴ ع
عبد الرحمان صاحب ۶۸۱ ع
ماسٹر عنایت اللہ صاحب ۱۳۴۴ ع
محمد عبد اللہ صاحب ۱۵۲۵ ع
احمد علی صاحب ۹۶۹ ع
حکیم خادم علی صاحب ۲۱۵ ع
فضل الٰہی صاحب ۱۹۴ ع

۱۷ مئی ۱۹۰۹ء

میاں نظام الدین صاحب ۱۱۹۹ صہ ۸ر
حکیم محمد یسین صاحب جالندہری
بحساب نذر محمد صاحب ۲۳۲۷ ع
میاں اللہ داد خان صاحب ۲۰۵ ع
چوہدری رحمت اللہ صاحب ۱۹۵ ع

۱۹ - مئی ۰۹ء

میاں منظور محمد صاحب ۱۲۷۱ ع
شیخ نیاز محمد صاحب ۱۰۷۴ ع
نور الدین صاحب ۵۸۹ ۸ر
محمد الدین صاحب ۲۰۵۴ ۸ر
میاں معراج الدین صاحب بریرہ ۵۵۴ صہ
بابو محمد حسین صاحب کلارک ۱۴۴۴ ع
میاں سربلند خان صاحب ۱۷ ع
چوہدری سلطان علی صاحب ۱۰۲۹ ع

میاں امیر الدین صاحب گوجرات ۱۳۰۶ ع
میاں محمد اسحٰق صاحب ۱۳۹۴ للعہ
احمد حسن صاحب انڈمن ۵۸۰ عہ
چوہدری محمد خان صاحب ۱۱۷۸ ع
عنایت علی خان صاحب ۱۳۱۴ للعہ

۲۴ تا ۳۱ - مئی ۱۹۰۹ء

میاں نیاز احمد صاحب ۱۸۳۲ ۸ر
میاں مولا بخش صاحب ۲۷۷ ع
میاں محمد دین صاحب ۶۷۹ (بقایا) عہ
ڈاکٹر محمد دین صاحب ۲۲۱۸ ع
عبد اللہ پسر فقیر صاحب ع
میاں نظیر حسین صاحب ۱۵۲۷ ع
میاں قمر علی صاحب ۲۱۸۴ ۸ر
میاں محمد بخش صاحب ڈرائیور ۷۴۷ ع
میاں امیر احمد صاحب ۹۰۴ للعہ
میاں مولا بخش صاحب ۷۲۵ ع
شیخ شبراتی صاحب ۱۷۲۶ ع
مرزا عبد الکریم صاحب پنچھ ۲۲۵ ع
میاں غلام نبی صاحب ۱۰۹۹ ع
میاں محمد الدین صاحب ۱۲۵۰ ع
میاں محمد شریف صاحب ۸ر
شیر باز خان صاحب ۱۴۱۹ ع
سید محمد صادق صاحب لنڈن ع
میاں محمد ابراہیم صاحب ۷۹۵ ع
میاں رحیم بخش صاحب امروہہ ۱۰۹۴ ع

دانت

مسٹر عبد الحمید خان دندان ساز و ادیپٹنس ڈاکٹر دوکان دوائی خانہ حاجی الفرڈ اینڈ کو کمپنی سوداگران ادویات انگریزی متصل برف خانہ انارکلی لاہور نہایت اعلیٰ و مضبوط مصنوعی دانت لگاتے ہیں پندرہ سالہ تجربہ اور دیسی نیز صدہا سینکڑوں معزز انگریزوں کے سارٹیفکیٹ حاصل کردہ ہیں خاص پبل کے چشمے و مصنوعی آنکھیں بھی موجود ہیں۔ ڈاکٹروں کے نسخہ جات متعلق عینکوں کے نہایت احتیاط سے تیار ہوتے ہیں پردہ دار عورتوں کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا ہے دوائی خانہ سے انگریزی ادویات ہر قسم کی مل سکتی ہیں نرخنامہ مقابلۃً نہایت ارزاں

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور سُرمہ کا شُہرہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہوگئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے نیز بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود ع نے تصدیق فرمائی حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضانِ چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب میکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے۔

قیمت سرمہ اول قسم ع - قسم دوم ۸ر - قسم سوم عہ فی تولہ
قیمت ممیرا قسم اول عہ - جس کو لوگ اڑھائی سو فی تولہ فروخت کرتے ہیں - قسم دوم ۔ اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو واپس کرکے قیمت لے لو۔

علاوہ ازیں میرے پاس ہر قسم کی لنگی - زری ریشمی - پشاوری - سرتی - زرد - سیاہ - بادامی مشہدی افریدی و سفید پگڑ لنگی (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہیں) وغیرہ ع سے لے کر عہ روپے تک موجود ہیں - اور نیز کلاہ ہر قسم زری و سادہ اور ٹوپی رومی ہر قسم میرے پاس موجود ہے اور قیمت میں بالکل کوئی زیادتی نہیں دریافت کرلیں - جو چیز پسند نہ ہو - معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے - خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار۔

المشتـــــہر

احمد نور کابلی مہاجر از قادیان

(ضلع گورداسپور پنجاب)

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ آل عمران

پارہ چہارم

(یکم مئی ۱۹۰۹ء رکوع اوّل)

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ قرآن کریم سورۃ بقرہ مین جہان پہلا رکوع شروع ہوتا ہے۔ وہان متقی کی نسبت فرمایا ہے ومما رزقنٰھم ینفقون۔ یعنے کچھ اللہ نے دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہین یہ تو پہلے رکوع کا ذکر ہے۔ پھر اسی سورۃ مین کئی جگہ انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی بڑی تاکیدین آئی ہین۔ ۵ رکوع مین اس قدر بیان ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی کیا وعظ کر سکتا ہے۔

انسان دکھون کے وقت تو انفاق پر مجبور ہوتا ہے۔ مگر حقیقی دیا تو وہ دیا ہے جو خوشدلی سے دیا جاوے۔ یہود کی نسبت فرمایا ہے فلن یقبل من احدھم ملأ الارض ذھبًا ولو افتدی بہ اولٰئک لھم عذاب عظیم۔ بے ایمان آدمی جب عذابون اور دکھون کو دیکھیگا۔ تو اس کا دل یہ چاہے گا۔ کہ زمین کی گول کو بھر کر سونا دیدے مگر قبول نہو گا پس تم حقیقی نیکی کو نہین پاسکو گے جبتک کہ تم مال سے خرچ نہ کرو مما تحبون کے معنے میرے نزدیک مال ہین۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانہٗ لحب الخیر لشدید۔ انسان کو مال بہت پیارا ہو پس حقیقی نیکی پانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز مال مین سے خرچ کرتے رہو۔

وما تنفقوا من شیٔ۔ جو کچھ بھی خرچ کرو گے اللہ کو اس کا علم ہو یعنے اسے مال کے لینے اور بڑھانے کا خوب علم ہے۔ پارہ سیقول رکوع ۱۶ مین آیا ہے۔ من ذا الذی یقرض اللّٰہ قرضًا حسنًا فیضٰعفہٗ لہٗ اضعافًا کثیرۃ۔ واللّٰہ یقبض ویبصط والیہ ترجعون۔ کون ہے جو اپنے مالون کو عمدگی سے الگ کرے اور اللہ اُسے بڑھائے اس شخص کو بہت بڑھاتا ہے۔ اللہ مال کو لیتا ہے اور اسکو بڑھاتا ہے۔

کل الطعام کان حلًا لبنی اسرائیل۔ دنیا مین جس قدر یا نیان دھوکہ بازیان ہوتی ہین اور لوگ شراب۔ زنا۔ چوری۔ جھوٹ سے بھی دریغ نہین کرتے یہ صرف مال کے لئے ہے اور پھر اس بارے مین کوئی نصیحت کرے۔ تو اُلٹا اسی پر اعتراض جاتے ہین۔ جب مسلمانون کو یہ وعظ کیا گیا کہ انفاق کرو اور یہود کو بھی ترغیب ہوئی۔ تو وہ بجائے اس کے کہ اس نصیحت کو مانتے کہنے لگے۔ کہ تم تو حرام خور ہو اس کے جواب مین فرمایا گیا۔ کہ سب چیزین جو ہم مسلمانون کے کہانے مین آتی ہین نبی اسرائیل کے لئے حلال تھین ہان وہ جو اسرائیل نے اپنے مرض ریگن کی وجہ سے ترک کر دیا تھا (یہ ماحرم کے معنے ہین)

من قبل ان تنزل التوراتہ۔ اور کل الطعام کان حلًا لبنی اسرائیل۔ تورات کے نزول سے پہلے کی بات ہے۔ یہ بات خوب یاد رکھو۔ کہ کل الطعام کے یہ معنے نہین۔ کہ جو کچھ تورات مین حلال و حرام ہے وہی قرآن مجید مین موجود ہے۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہین۔ کہ تمام چیزین جو ہم کہاتے ہین یہ وہ ہین جو نبی اسرائیل کے لئے بھی تورات کے نزول سے پہلے کی حلال تھین۔ پس اگر ان چیزون کا کہانا حرام خوری ہے۔ تو یہ اعتراض ابراہیم۔ اسحٰق ویعقوب علیہم السلام پر بھی ہو سکتا ہے۔ رسول کریم فرماتے ہین کہ مین تمہاری کتابون کا متبع نہین ہون۔ مین ابراہیم کے دین پر قائم ہون۔

فاتبعوا ملۃ ابراھیم حنیفًا۔ تم بھی اسی دین کو قائم رکھو۔ افراط و تفریط سے بچنے والے ہو کر۔ حنیف کے یہی معنے ہین۔ ایک طرف جھکا ہوا غلط معنے ہین۔ احنف۔ ٹیڑھے پاؤن والون کو بطور دُعا کہتے ہین۔ حنیف وہ آدمی ہے۔ جسمین کوئی کمی اور ناقص زیادتی نہو۔ جو مشرک ہوتا ہے وہ محبت مین افراط سے کام لیتا ہے۔ کبھی غیر اللہ کو سجدہ کرتا ہے کبھی رکوع کبھی اپنے معبود کے لئے قربانیان کبھی غیر اللہ سے دُعائین مانگتا ہے۔ کبھی اس سے حاجتین طلب کرتا ہے۔ یہ محبت مین غلو ہے۔ جو افراط کی راہ ہے۔ اسمین خدا کے حق مین تفریط ہے۔

وما کان من المشرکین۔ مگر ابراہیم مین یہ عیب نہ تہا۔

پھر عظیم الشان ثبوت اس بات کا کہ ابراہیم کو کیون مانین کیا تورات کو چھوڑ دین یہ ہے کہ سب سے پہلے خدا کی خالص توحید کے لئے جو گھر بنایا گیا ہے وہ وادی مکہ مین ہے۔ بکہ کہتے ہین اس مقام کو جہان لوگون کا بڑا اژدہام ہو۔

مبارکًا۔ برکت دیا گیا ہے ..... دیکھو یہین وہ مبارک وجود

تھا۔ جو اہل ارض کے لئے امان تھا۔ اسی گھر میں ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ پیدا ہوئے رضوان اللہ علیہم اسی میں طلحہ و زبیر۔ چنانچہ خدا نے فرمایا۔ رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع۔ اللہ نے اس کے گھر کے لوگوں کو بڑا بنانا چاہا ہے۔

مقام ابراہیم۔ پھر اس مکہ کی اول تو یہ خصوصیت ہے کہ اس میں ابراہیم کا عبادت گاہ ہے۔ یہودی۔ عیسائی اپنے متبوع کی کوئی جگہ پیش نہیں کر سکتے جو ان کے قبضہ میں ہو

دوسری آیت من دخلہ کان اٰمنا اور دوسری جگہ فرمایا۔ ویتخطف الناس من حولہم۔ کہ سارے جہان میں افراتفری پڑی ہے پر مکہ میں نہیں۔

تیسری آیت وللہ علی الناس حج البیت۔ جو یہ نہیں سمجھتا وہ یہ پیشگوئی سن لے کہ حج بیت اللہ کا لوگوں میں رہے گا

ومن کفر۔ اور جو باوجود ان دلائل کے کفر کرے۔

تبغونہا عوجاً کے معنوں میں میں نے بہت غور کیا ہے بہت لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ عیب جوئی کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ نیز ایسی عادت والوں کو دیکھا ہے کہ وہ مرتے نہیں جب تک اسی گناہ میں گرفتار نہ ہولیں۔ جس کے لئے وہ دوسرے کی تحقیر کرتے ہیں اور لوگوں میں شور و فساد ڈالتے ہیں۔ اسلام ایک سیدھا اور سادہ مذہب ہے۔ مگر تبغونہا یہ لوگ چاہتے ہیں اس کے لئے عوجاً۔ کہ کوئی عیب نکل آئے اور ایک معنے یہ ہیں۔ کہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ اسلام میں رہیں یعنی اللہ کی راہ پر قائم رہیں اور پھر اسی طرح ٹیڑھے کے ٹیڑھے بھی رہیں حقیقی تبدیلی کو پیدا نہیں کرتے۔ کیسا افسوس کا مقام ہے۔

ایک طرف اللہ کو راضی کرنے کا ارادہ ہے۔ دوسری طرف عیب ڈھونڈنے کی کوشش کرتے رہنا بہت ہی خطرناک راہ ہے۔ مومنوں کی تعریف میں فرمایا ہے۔ یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبہم۔ اب جو بجائے ذکر اللہ کے مخلوق کے عیب بیان کرتا پھرے وہ مومن کیسا ہوا اور پھر اپنی غلطی پر اڑ جانا اور یہ سمجھنا کہ ہم نے خدا سے کوئی وعدہ لے لیا ہے اور بھی بُرا ہے۔ اپنی آنکھ کے شہتیر کو نہ دیکھنا اور دوسروں کی آنکھ کے تنکے کو گھنونی نظر سے دیکھنا اچھا نتیجہ نہیں رکھتا۔

ان تطیعوا۔ یعنے جیسے یہود وغیرہ چاہتے تھے۔ کہ اسلام صاحب اسلام۔ اصحاب اسلام کے اندر عیب تلاش کریں اور خود کتنے عیب دار ہوں۔ مگر دوسروں کی معمولی خطا کو بھی گرفت کرنے سے نہ رہیں۔ اسی طرز عمل پر اگر تم چلوگے۔ تو کافر ہو جاؤ گے۔

یوں تو کوئی ایسا مسلمان نہیں ہوتا۔ جو یہودیوں کا فرمانبردار بن جائے۔ پس تطیعوا کے معنے یہی ہیں کہ ان کے طرز عمل پر چلوگے جیسے وہ عیب چینی کرتے پھرتے ہیں ایسے ہی تم کرتے رہوگے۔ تو اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔

مورخہ ۲ ۔ مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع ۲)

یا ایہا۔ ایہا۔ میں تو تمہیں کو سناتے ہیں۔

الذین اٰمنوا۔ وہ لوگ جو ایمان لائے۔

اتقوا اللہ حق تقاتہ۔ بیٹا اپنے باپ کا کہا مانتا ہے شاگرد اپنے استاد کا۔ محکوم اپنے حاکم کا۔ دوست اپنے دوست کا اور یہ سب تسلیم کسی فائدہ کے حصول پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہمارا حکم بھی مان لو۔ تا تم فلاح دارین پاؤ۔ وہ حکم کیا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ اپنا سارا زور لگاکر۔

ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ اب موت کا وقت تو معلوم نہیں بعض وقت انسان سوتا سوتا ہی مرجاتا ہے اور مسلمان بننے کا موقعہ نہیں ملتا اس لئے آج سے ہی تیاری کرلو۔ اور ہر وقت یہی سمجھو۔ کہ موت قریب ہے تا تمہارا انتقال بحالت اسلام ہو۔ انسان جب کوئی نیکی شروع کرتا ہے۔ تو ہر نیکی کا قول یا فعل یا عمل دوسرے نیک قول یا فعل یا عمل کو پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ گویا ایک نیکی دوسری نیکی کے لئے بمنزلہ زنجیر کی کڑی کے ہے۔ پس تقویٰ اختیار کروگے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم مسلمان ہی مروگے۔ تقوے کی بہت سی راہیں ہیں۔ ایک ان میں سے یہ ہے۔

واعتصموا۔ اپنے آپ کو دکھوں سے بچالو کس ذریعہ سے؟

بحبل اللہ۔ ایک اللہ کا رسّہ ہے۔ اس پر دو قومیں زور لگا رہی ہیں۔ تم سارے ملکر زور لگاؤ تا ذلت اور شکست کے دکھوں سے بچ جاؤ۔ ہمارے زمانہ طالب علمی میں یہ رسّے کا کھیل نہیں ہوتا تھا مگر اب تو سکولوں میں یہ کھیل رائج ہے۔ اس لئے اس آیت کی خوب سمجھ آسکتی ہے۔

شفا۔ کنارہ

من النار۔ غضب۔ غیظ۔ کینے۔ ایک دوسرے کی جلن۔

فانقذکم منہا۔ ان تمام جہنموں سے قرآن نے نکالا۔

دیکھو۔ میں تمہیں دردِ دل سے کہتا ہوں کہ وحدت بڑی چیز ہے اور ہر قسم کی کامیابیوں کی جڑ ہے۔ صحابہ کرام نے اس کا مزہ چکھا ہے ان کی قوم ایک کس مپرسی حالت میں تھی۔ صرف وحدت کے ذریعے ساری دنیا میں عظیم الشان اور مظفر و منصور ہوگئی۔

جب تک ہر ایک آدمی اپنے اغراض کو چھوڑ کر دوسرے کی ہمدردی میں فنا نہ ہو جاوے۔ یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ عائد مکہ کو دعوت دی اور کہا۔ کوئی تم میں سے ہے۔ جو ہمارا بوجھ

اُٹھا سکے۔ علی (کرم اللہ وجہہ) ایک نوجوان لڑکے تھے۔ انھین بھی اس وقت خراب تھین بڑی جرأت سے کہا کہ مین حاضر ہون یا رسول اللہ۔
اوس وقت لوگون نے ہنسی اُڑائی۔ مگر خدا کے نزدیک یہ قول ایسا قابل قدر تھا۔ کہ تیرہ سو برس گذر گئے اور سول مرتضیٰ کی اولاد کا بچہ بچہ سید (سردار) کہلاتا ہے۔ وہ سچا خادم بنا۔ تو خدا نے اسے مخدوم بنا دیا۔
آیات۔ یہ خدائی کے نشانات ہین
امۃ۔ گروہ۔
اولٰئک ھم المفلحون۔ امر بالمعروف۔ نہی عن المنکر کو مین نے تماژما لیا اس سے انسان مظفر و منصور ہوجاتا ہے۔ ایک مظفر و منصور ہوا تو تم نے دیکھ لیا کہ مین بھی تمہین سے ایک تھا۔ اور تمہارا پیر بن گیا۔
ولا تکونوا کالذین تفرقوا۔ دیکھو تفرقہ بہت بُری چیز ہے اور اس کا انجام دکھ اور درد اور ذلت کی زندگی کے سوا کچھ نہین۔ عیب چینی اور چھوٹی چھوٹی باتون پر جھگڑا کرنا چھوڑ دو۔ اس قسم کی نازک خیالی ٹھیک نہین۔ کہ فلان کی جیب مین دو پیسے ہین۔ شائد اس نے کہین سے چرائے ہین اب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چور بحالت ایمان چوری نہین کرتا اور جو چور ہے اس کا گویا خدا کے رزاق ہونے پر ایمان نہین اور چوری کو خدا کے وعدہ پر مقدم کرتے ہو اس لئے کافر ہو۔ دیکھو ایک شخص کہان سے کہان جا پہونچا۔ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ تم اپنے باپون کو گالیان نہ دو۔ صحابؓ نے عرض کیا۔ حضرت کوئی اپنے باپ کو بھی گالی دیتا ہے (اب تو بیٹے باپ کو مارتے بھی ہین) تو آپؐ نے فرمایا۔ جب تم نے کسی کے باپ کو گالی دی۔ تو گویا اپنے باپ کو دی۔ کیونکہ وہ تمہارے باپ کو گالی دیگا۔
بدی کا بدلہ۔ بدی سے دنیا گویا ایک اور بدی کرتا ہے۔ صبر بڑے بڑے پھل رکھتا ہے۔ ہم یہان سب کیون آئے۔ ہر ایک شخص اپنی اپنی نسبت جانتا ہے۔ مین تو یہان دین سیکھنے کے لئے آیا تھا۔ ایک دفعہ مرزا صاحب کے مونھ سے اتنا نکلا تھا کہ تم اپنے وطن کا خیال تک بھی نہ لاؤ۔ سو اس کے بعد مین نے وطن کی کبھی خواہش نہین کی۔ یہان مین نے مالی۔ جانی نقصانات اُٹھائے۔ مگر صبر کیا۔ پھر مین دیکھتا ہون۔ کہ اس صبر کا اجر مجھے مل گیا۔ کہ مین مظفر و منصور ہوگیا۔ کوئی وظیفہ کوئی عمل تم سے الگ مجھے نہین آتا۔ پھر بھی مین نے وہ بات حاصل کی۔ جو میرے جیسے انسان کے وہم و گمان مین بھی نہین آسکتی۔ انسان کی روح مین ایک تڑپ معیت کی بھی ہے۔ اللہ وعدہ کرتا ہے کہ مین صبر کرنے والون کے ساتھ ہون ایک معمولی انسان کا ساتھ کتنی بڑی بات ہے۔ پس جس کے ساتھ خدا ہو۔ اُسے اور کیا چاہیئے۔
غرض تفرقہ پیدا ہوتا ہے ایک دوسرے کی بات نہ سننے سے جسکی تم لوگون کو عادت ڈالنی چاہیئے۔ میرے سامنے یہ سوال پیش کیا گیا ہے کہ مسلمان کیون ترقی نہین کرتے یہ مسلمان کب بنین گے۔ مینے اس سوال پر بہت غور کیا ہے۔ دوسری قومون کے پاس تو تعلیم کوئی تھی نہین مگر ضرورت محسوس کرکے اونھون نے وحدت قائم کرلی اور اُس کا پھل کھایا۔ ہندو مین۔ بس ان مین دولت رام نام چاہیئے۔ پھر وہ کہہ دین گے۔ کہ یہ ہماری قوم کا ہے۔ پھر نصاریٰ ہین اونھون نے قومی وحدت کا مسئلہ اختیار کرلیا ہے۔ دوسرا اصل ان قومون نے یہ سمجھ لیا کہ محنت کے بغیر کچھ نہین ہوتا۔ پس اونھون نے محنت اختیار کرلی۔
مسلمان ہین اون کو خود مذہب نے سکھایا کہ تم وحدت پیدا کرو اور محنت کرو۔ مگر اونھون نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی۔
دوسری قومون کا یہ حال ہے کہ انھون نے عبادت کو تو ایک خاص شخص کے گلے پر منڈھ دیا ہے۔ چنانچہ مین جن راجون کے ہان ہوتا تھا اون مین ایک کو مینے دیکھا کہ وہ بڑی محنت سے کام کرتا۔ جب نوکر آکر عرض کرتا۔ کہ مہاراج پوجا کا وقت ہے۔ تو وہ کہہ دیتا کسی برہمن کو چند پیسے دے کر پوجا کرالو۔ اسی طرح عیسائی ہین۔ اونھون نے الا بلا یسوع کے سر پر ڈال دی جو اون کے لئے کفارہ ہوگیا۔ اب دنیا رہ گئی سو اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے اور اس مین کامیاب ہوئے۔ مسلمانون نے نہ تو دین کو سنبھالا نہ دنیا کو۔ دین کا حال تو یہ ہے۔ کہ سرحدی مولوی ہین اونھون نے فتویٰ دیدیا کہ انگریزی علاقہ سے کوئی دس بھیڑین لائے۔ ایک ہمین دیدے باقی حلال۔ اور دنیا کا یہ کہ بس ساری دنیا مین بکھے ہین۔ تو مسلمان۔ ترقی کرین تو کیون کر کرین۔ وحدت پیدا کرو تا کامیاب ہو۔ ایک دن آتا ہے کہ کچھ لوگ بے عیب تجویز کئے جاوینگے وہ مسلمان ہون گے وہ خدا کی رحمت مین ہون گے۔

مورخہ ۳۔ مئی ۱۹۰۹ء
(رکوع نمبر ۳)

کنتم خیر امۃ۔ ہو تم عمدہ واعلےٰ جماعت۔ خیر تفضیل کا صیغہ ہے زیادتی کے معنون مین آتا ہے۔
اخرجت للناس۔ لوگون کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔ اور دیکھے کہ مینے آٹھ پہر مین لوگون کی بھلائی کے لئے کیا کام کیا۔ اُمت محمدیہ کا منشا رہی یہی ہے کہ لوگون کی بھلائی کے لئے جان تک لڑا دی جائے۔ سرہندی بزرگ نے لکھا ہے کہ مین جب رات کو سونے لگتا ہون تو سوچتا ہون کہ اپنے فرض منصبی کو کہان تک ادا کیا ہے۔ گویا حاسبوا قبل ان تحاسبوا۔ و دانزنوا قبل ان توازنوا پر عمل فرماتے تھے۔ اب اس بھلائی کی تصریح فرماتا ہے۔
تامرون بالمعروف۔ پسندیدہ باتین جن قرآن، عقل اور ایک شریف

سلیم الفطرت پسند کرتا ہے وہ کرے اور جو اس کے خلاف ہو اس سے روکے۔
وتؤمنون باللہ۔ پھر خود بھی ان بھلائیوں پر عمل کرنے والے ہو اور تمام اخلاق فاضلہ کا سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا پورا ایمان ہے۔
الا اذیً۔ بعض زبانی بکواس کرلین اس کے سوا اور کیا بگاڑ سکتے ہین۔
ثم لا ینصرون۔ مین تو اس کے یہی معنے کرتا ہون پھر کبھی بھی اون کو نصرت نہ دی جاوے گی۔ تیرہ سو برس سے یہود کا یہ حال دنیا دیکھ رہی ہے۔
الا بحبل من اللہ وحبل من الناس۔ ہان مسلمانوں کے معاہدہ کے نیچے یا دوسرے لوگون کے معاہدہ و تعلقات کے اندر اس سے کچھ محفوظ رہ سکتے ہین۔

تقدیر عبارت یون ہے۔ اینما ثقفوا اما عصموا من الذلۃ الا عصموا بحبل من اللہ۔ یہ عصموا میز دو آیات سے نکالا ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ۔ اور من یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم مطلب یہ ہے کہ جہان پائے گئے ذلت سے نہین بچین گے۔ مگر مسلمانون کے عہدنامہ مین اس بری ذلت سے کچھ نہ کچھ بچ سکتے ہین۔ ایک اور معنے ہین وہ یہ کہ یہودی ہمیشہ ذلت مین رہینگے ان اگر اللہ کے رسن کے نیچے آجاوین۔ یعنے مسلمان ہو جاوین یا کوئی اور مذہب اختیار کرلین تو پھر بچ سکین گے۔ یہودی۔ یہودی رہ کر کبھی فلاح نہین پا سکتے۔ الا کو عاطفہ بھی بنایا ہے۔ یعنے ولا مطلب یہ ہے کہ وہ ذلت سے نہ بچین گے۔ خود مسلمانون سے عہدنامہ کرین۔ یا کسی دوسرے مذہب سے۔
المسکنۃ۔ یعنے سلطنت کے لئے ہاتھ پاؤن نہین مار سکینگے۔
من اھل الکتاب امۃ قائمۃ۔ ہر مذہب مین دو قسم کے لوگ ہین۔ ایک وہ جو شریر ہوتے ہین وہ غیر مذہب کی مخالفت محض از راہ شرارت کرتے ہین۔ ان مین طلب حق ہرگز نہین ہوتی۔ دوسرے وہ جو شرارتون مین شریک نہین ہوتے وہ نیکی مین بقدر اپنی طاقت کے بڑھتے رہتے ہین۔ اللہ پر۔ قیامت پر ایمان لاتے ہین اپنی عقل و فہم کے مطابق پسندیدہ کام کرتے اور برے کامون سے رکے رہتے ہین۔ اور کسی نبی وغیرہ کی ہتک نہین کرتے۔ اس قسم کے لوگون کو خدا نے امید وار ٹھہرایا ہے۔ کہ ما یفعلوا من خیر فلن یکفروہ۔ جو کچھ بھی وہ بھلائی کرین اوس کی ناقدری نہ ہوگی۔
واللہ علیم بالمتقین۔ کیونکہ اللہ کو متقین کا علم ہے۔ پس اون کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ ہمین رائے زنی کا کوئی حق نہین (اون نیکیون کی قدردانی یہی ہے کہ "اسلام" قبول کرنے کے لئے شرح صدر ہو جاوے) باقی رہے جو کھلم کھلا انکار کرتے اور شرارت و ایذا اور رسانی سے پیش آتے ہین وہ تو کچھ خرچ بھی کرین تو اکارت جاتا ہے

بطانۃ۔ اندرونی دوست نہ بناؤ۔ اس کی تصریح سورۃ ممتحنہ مین خوب فرمائی ہے اب آگے اون کے طرز عمل سے اطلاع دی ہے تا محفوظ رہ سکو۔

مورخہ ۴۔ مئی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۴)

مکہ کے لوگون مین خودپسندی اور خودی بہت تھی۔ اسکی جڑ آسودگی ہے کیونکہ تمام جہان کی پوجا کا مال اون کے پاس آتا تہا۔ پھر مکہ ایک بڑا معبد تھا۔ تمام عرب والے اس کی پوجا کرتے تھے اس لئے یہ لوگ اپنے تئین بہت سمجھتے تھے۔ تیسری وجہ ان کی خودپسندی کی۔ رحلۃ الشتاء والصیف تھی۔ یعنے وہ تجارت کے لئے موسم گرما میں شام مصر وغیرہ کی طرف جاتے تہے۔ اور سرما مین ہندوستان۔ جاپان کی طرف جتنی تجارت پیشہ قومین ہین۔ وہ ایک وقت آسودگی کی وجہ سے خودی اور خودپسندی مین مبتلا ہو جاتی ہین خودی اور خودپسندی والے ہر بات پر ناک چڑھانے کا عادی ہو جاتے ہین۔ اور وہ ہمیشہ دوسرون کی نسبت یہی کہتے ہین۔ ہم اسے کیا سمجھتے ہین۔ پس جب کوئی دوسرے کی بات سنتے نہین۔ تو حق کس طرح پا سکتا ہے ان کی اس خودی اور خودپسندی کی اصل جڑ تو ان کے بت تھے۔ جیسے ہندوستان مین جہانگیر ہے۔ ایسے ہی وہان ہبل تہا۔ جیسے یہان ... دیویان ہوتی ہین۔ وہان نائلہ تھی۔ ہر بت کے پجاری لاکھون روپے کماتے تھے۔ انہون نے جب دیکھا۔ کہ ایک نوجوان ہمارے ہی خاندان کا ہمارے تمام کارخانہ کرامت پر پانی پھیرنا چاہتا ہے۔ تو وہ آگ بگولا ہو گئے اور ادہر انہی کے قوم کے لوگ۔ ورقہ بن نوفل۔ علی۔ صدیق۔ زید بن حارث وغیرہ مسلمان ہو گئے۔ تو یہ اور بھی گھبرائے اور مقابلہ کی ٹھانی اور جتنی اون سے ہوسکی اونہون نے کوشش کی۔ کہ کس طرح اسلام کا استیصال کیا جائے۔
نبی کریمؐ کو ۱۳ برس اس گھمسان مین گزرے۔ دیکھو کس قدر بڑی ہمت کیسی بلند پروازی۔ کتنا محکم ارادہ ہے اور کیسا استقلال تہا پھر صحابہ مین جن کی قومیت اور عصبیت نہ تھی وہ بہاگ اٹھے۔ فرمایا حبش مین چلے جاؤ۔ وہان وہ لوگ جا کر رہے۔ پہلے رنگ مین تو بتایا۔ کہ شریر سے شریر حکومت کے نیچے کس طرح مسلمانون کو رہنا چاہئے دوسری مین یہ بتایا کہ نیک دل عیسائی گورنمنٹ کے تحت مین کیونکر زندگی بسر کرنی چاہئے۔ گویا آپ کو یقین تہا کہ ایک وقت مسلمانون پر آنیوالا ہے کہ وہ غیر قومون پر حاکم ہون گے اور پھر ایک وقت وہ بھی آتا ہے کہ وہ محکوم ہونگے یہ تو مکہ کے حالات تہے اب جب آپ مدینہ مین آئے تو یہان کے رسم و رواج سے آپکو آگاہی نہ تہی انکی جماعتون مین کوئی منصوبہ کرتا۔ تو کوئی خبر تک دینے والا نہ تہا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)